تو جو نہیں ہے
شعیب جاذبؔ

ضابطہ

کتاب : تو جو نہیں ہے

شاعر : شعیب جاذب

تاریخ اشاعت : 2012ء

سرورق : محسن اعجاز نظامی

کمپوزنگ : یونس بزدار

رابطہ شاعر : 0300-7512994
0334-6974007

پبلشرز : القائم ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ملنے کا پتہ : کمرہ نمبر 11 اے اینڈ کے چیمبر 14 ویسٹ اینڈ وہارف روڈ
کراچی نمبر 2 پوسٹ کوڈ 74000 پاکستان
فون نمبر 32205037, 32311979
فیکس: 32315075
E-mail: klbehaider@yahoo.com

قیمت ۔ -/300 روپے

انتساب

امام عصر کے نام

جو سرورِ ثقلین کی طرح

دیر سے تشریف فرما

ہونے والے ہیں

فہرست

شعیب جاذبؔ ــــــــــ شاعرِ امامِ زماںؑ

علامہ ناصر عباس

ملتان

برصغیر اپنی تہذیب کی شکست وریخت کا پہلی مرتبہ شکار اُس وقت ہوا جب آریائی تہذیب دریائے سندھ کی بالائی سرزمین میں داخل ہوئی۔ وید تخلیق ہوئے اور دریائے سندھ کی لہروں کی روانی کے دوش پر زریں سندھ تک جا پہنچے۔ سندھ کی معاون ندیوں اور دریاؤں نے اِس فکر کو شمالی ہندوستان تک پہنچایا۔ جہاں سے گنگا و جمنا کے آہنگ بحرِ ہند کے ساحلوں تک لے گئے۔ دریائے نربدا بھی راستہ نہ روک سکا اور جنوبی ہندوستان رفتہ رفتہ اس تہذیب کا گہوارہ ہوگیا۔ آخری دور میں فکرِ اسلامی نے زیریں سندھ سے بالائی سندھ کا سفر کیا اور جب مرکزِ سلطنتِ اسلامیہ میں ملوکیت نے راہ پائی۔ صاحبانِ فکر ونظر ظلم و بربریت، قید و بند کی صعوبتوں سے گزرے تو ملتان میں آج بھی باقیات اپنے پورے طمطراق کے ساتھ موجود ہیں۔ دل گرفتگی آنکھوں میں نمی، مناجات لبریز نوحہ و مرثیہ کی شاندار روایات کے ساتھ اس عہد کی تکمیل کے منتظر ہیں جو امامِ اول سے تسلسل کے ساتھ آج تک جاری ہے اور گوشے گوشے سے العجل العجل کی پرسوز صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ کہیں رسمی طور پر اور کہیں شعوری طور پر۔

سندھ کی اُسی ابتدائی زرخیز وادی سے سندھ کے پھیلاؤ اور بہاؤ کے اثرات نے مضافاتِ ملتان سے اپنی روایت کے مطابق تخلیقی سوچ کی حامل اِک اور آواز کو جنم دیا۔ ایک اور وید لکھا گیا۔

گل و بلبل کی شاعری نے جس قدر مشکل ترین سفر نعت، منقبت، قصیدہ، نوحہ، مرثیہ اور سلام کیا ہے۔ زبان و بیان کی احتیاط کے ساتھ ساتھ فکر کو مبالغہ آرائی سے دور رکھنے کا عمل مشکل تر ہے کہ ذراسی کوتاہی شعر و سخن سے تو دور ہونے کا خوف بنتی ہے لیکن یہاں تو عاقبت بگڑنے کی راہیں ابھرتی ہیں۔

زیرِ نظر شعری مجموعہ ''تو جو نہیں ہے'' کا مرکزی خیال آمدِ امامِ زمانہؑ تک محدود ہے لیکن شاعر سے وابستہ (سیاسی، سماجی، مذہبی اور بین الاقوامی) ماحول میں اپنوں اور بیگانوں کے رویوں' فکر اور طرزِ عمل پر مواقع اور نزاکت کے اعتبار سے لطیف طنز اور کڑی تنقید کو بھی اظہار کے پیمانوں میں شامل کرتے ہیں۔ مگر کہیں بھی اسلوبِ بیان و زبان پر حرف نہیں آنے دیتے۔ مختلف اصنافِ سخن میں اظہار اُن کی دسترس کا آئینہ دار ہے۔

زندگی میں کوئی مزہ ہی نہیں
ساغرِ کیفِ سرمدی آجا

اگر ستم سے جنگ ہو
رسولؐ کی کمان تو
تو بابِ علم کی زباں
علیؑ کا ترجمان تو

ہم آنسوؤں کی طرح دہر میں بکھر جاتے
امامِ عصر نہ ہوتے تو لوگ مر جاتے

کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے میں نے اپنے آپ کو ایک ایسی مطاہر فضا میں پایا کہ جسے محسوس تو کیا جا سکتا ہے لیکن الفاظ میں بیان ناممکن ہے۔

اس عمدہ و پرتاثیر شاعری کے مطالعے کے بعد زیرِ نظر مجموعے کو وید سے تشبیہہ دی جا سکتی ہے۔ جس کے ذریعے رسمی طرزِ زیست کو شعور کے راستے اپنانے کا درس دیا گیا ہے اور شاید زمانی اعتبار سے اس سے بہتر موقع محل نہ تھا کہ آمدِ صاحب الزمانؑ سے پہلے سوچوں کو پختگی کی راہ سے آشنا کر دیا جائے کہ امامؑ موصوف کی معرفت میں سالکینِ فکر و نظر اور منتظرینِ امام دیدہ و دل فرش راہ کر سکیں اور یارِ من بیا بیا کی کیفیت جنم لے سکے۔

یزیدیوں کی شراکت مجھے پسند نہیں

ملک مظہر عباس کلو ایم اے علوم اسلامیہ
فاضل عربی سلطان الا فاضل

بسم رب الشھداء

بسا اوقات زندگی کے غیر متوقع موڑ پر ایسے لوگوں سے ملاقات ہو جاتی ہے جو تادم حیات انمٹ نقوش چھوڑ جاتے ہیں۔ اپنے نام کی طرح جناب شعیب جاذب کی ہر ملاقات ایسی جاذب نظر ہوتی ہے کہ فکر کا طائر طواف افکار جاذب میں مجذوب ہونے لگتا ہے۔ یہ وہ شخصیت ہیں جن کے اندر کے انسان کا پرتو بغور دیکھیں تو مودت محمدؐ وآل محمدؐ کا بحر بے کراں ہر وقت موجزن ہے ان کا اچھوتا پن انوکھے اور نو یلے مضامین ومفاہیم کو عام وسادہ الفاظ میں شعریت وشعری بندشوں میں میں نبھانا اور کما حقہ مطلوبہ اشعار کی نوک پلک سنوارنا صرف ان کا خاصہ ہے۔ عموماً شعراء روایتی مضامین اور مذہبی عقائد کو نظم کرنے پر اپنی شاعری کو محیط کرتے ہیں مگر جاذب صاحب حمد وثناء نعت منقبت سلام نظم حتی کہ شاعری کی ہر صنف پر اپنی گرفت کو مستحکم کر کے اظہر من الشمس کر دیتے ہیں۔ ہر قسم کے مضامین کی ادائیگی سادگی سلاست اور روانی سے دلوں پر راج کرتے ہیں۔ موصوف فنِ شعر گوئی میں استاد شمار ہوتے ہیں ۔ اسی سلمان مزاج ہستی نے اپنی نئی تصنیف ''تو جو نہیں ہے'' کا دیباچہ لکھنے سے لرزاں تھا لیکن عقیدہ ہے مدد تو وہ فرماتے ہیں جن کی مدحت کے لیے قلم قرطاس پر نقوش مودت نقش کر رہا ہے۔ ایسے پسماندہ تھل کی سرزمین جس کو ہمیشہ زعماء سیاست نے پسماندہ

رکھا ہے۔ شعیب جاذب کی ہستی اور ان کا کلام آتش فروز کو گلزار ابراہیمی میں بدلنے کے لیے کوشاں ہے اور جاذب کا یہ مودّت نامہ تشنگان مودّت کے لیے عدن و فردوس کی ملکیت کا سبب ہے۔ شعیب جاذب کے اشعار ملاحظہ فرمائیں:

غلط کہ عہد شریعت مجھے پسند نہیں
یزیدیوں کی شراکت مجھے پسند نہیں

میری مشکل کشائی کر مولا
وادیٔ مشکلات باقی ہے

اپنی سانسوں کے سرگم کی تاریں ٹوٹنے والی ہیں
دھڑکن دھڑکن ایک ترانہ مولا واپس آجاؤ

امامِ عصر تیری زندگی دراز رہے
کسی بشر کی قیادت مجھے پسند نہیں

قائمِ منتظر ہم ترے منتظر
فاصلوں کو گھٹا آ بھی جا آ بھی جا

شعیب جاذب امام زماں کے حضور

(علامہ) سید اظہر عباس شیرازی (میلسی)

اللہ تعالیٰ کی نسلِ آدم سے بھری کائنات اس واسطے آباد کی ہے کہ اس کی زمین پر کوئی پاکیزہ قدم موجود ہے۔ اور یہی پاک نقش پاء اس زمین کے وجود کا سبب بھی ہیں اور بقائے انسانیت کا موجب بھی۔ اپنی پاک ہستی کے قدوم مبارک سے آسمان وزمین کا وجود باقی ہے۔ اس کا نام سرکارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بابرکت نام سے م ح م د رکھا اور اپنی کنیت پاک بھی ہدیہ کی اور اعلیٰ ترین القابات کا وارث قرار دیا۔ قرآن کریم کی سورہ قدر کا مظہر حضرت صاحب العصر والزماں علیہ السلام موجودہ انسانیت کو ہدایت حقیقی دینے کا واحد ذریعہ ہیں۔ اسلام کے ہر مکتب فکر میں امید کی کرن حضرت امام مہدی (عج) ہی ہیں۔

رخِ پنجتن ہیں امامِ زمانہ
امامِ زمن ہیں امامِ زمانہ
غزالانِ دیں کے لیے مشکِ نافہ
ختن در ختن ہیں امامِ زمانہ
فتاویٰ سیرت کے شمس الضحا کی
دمکتی کرن ہیں امامِ زمانہ

عالمِ حق ضرورتِ بر حق
درسِ دیں کے ہر اک سبق کے لیے

فرق صرف اتنا ہے کہ شیعانِ حیدرِ کرار ظہورِ امام کے منتظر ہیں جب کہ باقی ولادت کا انتظار کر رہے ہیں۔ مقصدِ انتظار ظلم وجور کا خاتمہ اور حق کا بول بالا ہے۔

جس میں کسی کو بھی اختلاف نہ ہے۔

دہشت گردوں کے حملے ہیں قدم قدم
بڑھ گئے ظلم کے لاؤ لشکر لوٹ آؤ

پسپا کرنی ہے قوتِ باطل
ذوالفقارِ علی ولی آجا

شریعتِ رسول کا
تو ہی تو پاسبان ہے

رسولِ اعظم ﷺ نے جو علامات ظہورِ امامِ زماں (عج) اپنی احادیثِ مبارکہ میں ارشاد فرمائیں۔ اُن کو کہنہ مشق شاعر شعیب جاذبؔ نے اپنی ادبی صلاحیت کے ساتھ شعرانہ انداز سے مرتب کیں۔ جو کہ عصرِ حاضر میں گراں قدر اثاثہ ہے۔ اس مجموعے کا نام بھی سرکار حجتِ خدا سے منسوب ہے۔ (تو جو نہیں ہے) کے جواز میں چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

شرائعِ دینِ رسالت کی پیروی لازم
اسمبلیوں کی شریعت مجھے پسند نہیں

یا براھیمِ زمانہ یا امامِ منتقم
شعلۂ نمرود کی لپٹوں میں دنیا آج ہے
پھر پزیدی عہد کا کردار دہرایا گیا
جذبۂ عباس پھر تیری ضرورت آج ہے

قائمِ منتظر ہم تیرے منتظر
فاصلوں کو گھٹا آ بھی جا آ بھی جا

کس سے ہدایت پائے زمانہ
ہادی انساں تو جو نہیں ہے
گریاں تیری راہ میں جاذب
دیدہ گریاں تو جو نہیں ہے

ترے بازو میں قوتِ حیدر
قوتِ زورِ حیدری آ جا
تیرگی چاٹ لے نہ بینائی
اے میری صبح زند گی آ جا

''تو جو نہیں ہے'' کے مطالعہ سے پیشتر شعیب جاذب کا ایک شعری مجموعہ کلام ''خطیبِ نوکِ سناں'' کے مطالعہ سے معروف نوحہ خوانِ کربلا جناب ندیم سرور کا نوحہ

خطیبِ نوکِ سناں لا اللہ الا اللہ
جہاں حسینؑ وہاں لا اللہ الا اللہ

قریہ قریہ گونج اُٹھا کیونکہ اس عالمی شہرت اور ہر عزادارِ حسینؑ کی دل کی دھڑکن بن جانے والے نوحے میں مجھے شعیب جاذب کا حصہ بھی واضح نظر آیا۔ یقینِ محکم ہے کہ ''تو جو نہیں ہے'' کی منظومات' دُعائیں، قطعات، ملک کے کونے کونے میں بصیرت افروز ثابت ہوں گی۔

اظہر عباس شیرازی

اعترافِ حقیقت ـــ شعیب جاذب

سب سے پہلے لاکھوں حمد ہیں اُس ربِ ذوالجلال والاکرام کے کہ جس نے مجھ جیسے ناچیز کو خلعت انسانی سے نوازا اور پھر شعور جیسی نعمت حسبِ ضرورت ولیاقت عطا فرمائی۔

ابتدا میں شاعری کو شوق سمجھ کر اپنایا مگر بعد میں یہ میرے شعور کا ایک حصہ بن گئی اور اب انشاءاللہ زندگی کی آخری سانس تک یہ شاعری میرے ساتھ ہی رہے گی۔ چونکہ میں محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کی مدحت کو شاعری کا صحیح مصرف اور معراج جانتا ہوں ۔اس لئے میری زیادہ توجہ اسی جانب مائل و مبذول رہی ہے۔اسی میرے شوق کی تکمیل بھی ہے اور یہی میری عبادت وعقیدت کی انتہا بھی ہے۔

میری شاعری کا وہ حصہ جو خاندان الہیہ کے اذکار پر مشتمل ہے۔میرے لئے باعثِ فخر بھی ہے اور انشاءاللہ چہاردہ معصومین علیہم السلام کے کرم سے میری اُخروی نجات کا ذریعہ بھی یہی بنے گا۔

ہمارے بزرگ اور محترم شاعر جناب نسیمِ لیہ کے ہاں مشاعرے کی وہ شام مجھے کبھی نہیں بھولے گی کہ جس میں ملک کے نامور شعراء کرام کے ساتھ ساتھ میری ملاقات جمن شاہ کے مسند نشین جناب جعفر نقوی صاحب سے ہوئی۔ چونکہ انہوں نے اپنی ذات کے لئے کبھی شہرت کی خواہش ہی نہیں کی تھی اور اپنے آپ کو گمنامی کے پردہ میں چھپا رکھا تھا۔اس لئے لیہ شہر سے قریب تر ہونے کے باوجود میں اُن کی ذات سے اس سے پہلے ناآشنا تھا۔

مشاعرے میں جب اُن کو سٹیج پر بلایا گیا اور وہاں انہوں نے اپنے دہن مبارک سے گل پاشی کی تو تمام سامعین کے ساتھ ساتھ میں بھی گنگ و دنگ رہ گیا کہ

اتنے اعلیٰ پائے کے شاعر سے ہم ابھی تک کیونکر آشنا نہ ہو سکے۔ اب اگر اس مشاعرہ کا ذکر کروں گا تو بات طویل ہو جائے گی۔

مشاعرے کے فوراً بعد میں نے بصد اشتیاق جا کر جناب جعفر نقوی صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور چند لمحے ان کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اسی نے مجھے ان کا اتنا گرویدہ بنا دیا کہ چند یوم بعد میں اپنے دل سے مجبور ہو کر اُن کی خدمتِ اقدس میں جا پہنچا۔

یہ میرا جمن شاہ اُن کے پاس جانے کا پہلا موقع تھا۔ راستے میں سوچتا رہا کہ اتنی عظیم المرتبہ شخصیت کے پاس میرے لئے کیا وقت ہوگا بھی یا نہیں؟ لیکن جس وقت میں اُن کے آستانہ عالیہ پر پہنچا اور ان کے نوکر کے ہاتھ اطلاع بھجوائی کہ لیہ سے شعیب جاذبؔ ملاقات کا متمنی ہے تو انہوں نے بلا توقف مجھے اندر بلا لیا اور اپنی تمام تر مصروفیات ترک کر کے میری توقع کے خلاف بہت سا وقت عنائت فرمایا اور میرے ساتھ وہ رویہ رکھا کہ جیسا رویہ کوئی انسان اپنے بچھڑے ہوئے حقیقی بھائی سے ملاقات کے وقت رکھتا ہے۔

اس سے پہلے میں دنیا کے بڑے لوگوں سے بھی مل چکا تھا اور ان کی عادات واطوار، کبر و غرور تکبر سے بخوبی واقف تھا مگر یہاں تو پہلی ہی ملاقات میں انہوں نے جس اپنائیت اور شفقت و محبت کا مظاہرہ کیا۔ وہ تمام دنیا سے جداگانہ تھا جس نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا۔

سلسلۂ گفتگو شروع ہوا تو جیسے پہاڑوں کے جھرنے پھوٹ پڑتے ہیں یا جیسے آبشار کے ٹھنڈے اور میٹھے پانی کی مسحور کن آواز کے ساتھ روانی ہوتی ہے۔ ایسے ہی انہوں نے بہت سے موضوعات پر اپنے خیالات کا یوں اظہار فرمایا کہ میں تو مبہوت ہی رہ گیا کیونکہ میں نے ایسی جامع اور مدلل گفتگو پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ کچھ دیر کے بعد

موضوعِ کلام شعر و سخن کی جانب مڑا تو انہوں نے فرمایا کہ مولا پاک کی وِلا اور محبت رکھنے والے تمام شعراء حضرات کو با مقصد اور تعمیری شاعری کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ سمجھنے کی کوشش کرنا چاہیے کہ اس وقت کی سب سے زیادہ اہم اور ضروری بات کون سی ہے کہ جسے ہم شاعری کے ذریعہ سے اپنے سامعین تک پہنچا سکتے ہیں۔ شاعری ہمارے لئے ذریعۂ اظہار جذبِ دل ہے۔ سٹیج ہمارے لئے ایک وسیلہ ہے اپنی بات عوام تک پہنچانے کا۔ ان دونوں چیزوں کو ہمیں اپنے مقصد کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔

یہ وہ ابتدائی سبق تھا یا یوں کہوں تو زیادہ بہتر ہوگا کہ یہ وہ فیض تھا کہ جو مجھے ان کی خدمت میں حاضر ہونے سے عطا ہوا۔

اس کے بعد جب وہاں زیادہ آنے جانے لگا تو مجھ پر بہت سے راز منکشف ہوئے جن میں سے ایک اہم راز یہ بھی تھا کہ آج کے شیعوں کا سب سے اہم اور جب فریضہ انتظار امامِ زمانہ اور ان کی تشریف آوری کی تہہ دل سے دُعا مانگنا ہے۔

میں اس بات کا ایک عینی شاہد ہوں کہ ''یا مولا العجل'' کی صدا سب سے پہلے جمن شاہ سے ہی بلند ہوئی اور پھر چہار دانگ عالم میں پھیل گئی۔ اس سے پہلے اس بات سے کوئی واقف ہی نہیں تھا۔ میں اس حقیقت کا اعتراف کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا بلکہ دل میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ دُعا اور انتظارِ امامِ وقت کا شعور مجھے جناب جعفر نقوی صاحب کی خصوصی عطا ہے۔ جس کا سب سے بڑا ثبوت زیرِ نظر کتاب ہے کہ جو میرا سرمایۂ حیات ہے۔

آپ اس کا مطالعہ فرمائیں اور اگر کوئی بات پسند آجائے تو اس حقیر کو دُعائے خیر سے یاد کر لینا۔۔۔۔ احسانِ عظیم ہوگا۔

• شعیب جاذب ؔیہ

☆

ہم کو یوں دیدۂ حیرت نہ بناتے آتے
کس قدر دیر ہوئی آپ کو آتے آتے

قریہ قریہ نئے اسکول نئی سوچیں ہیں
درسِ اسلام کے اسباق پڑھاتے آتے

یہ الگ بات کہ ہم طور کی وادی میں نہیں
فخرِ موسا ہمیں جلوہ تو دکھاتے آتے

قریۂ وہم وگماں میں نئی تعمیریں ہیں
قصرِ تشکیک تو ٹھوکر سے گراتے آتے

کعبۂ دین کی چھت پر ترا پیکر دیکھوں
اپنی آواز میں تکبیر سناتے آتے

حسن میں یوسفِ کنعان کا چرچا ہے بہت
فخرِ یوسف ہمیں دیدار کراتے آتے

ترے دیدار کی لذت سے نہ محروم رہیں
چاند چہرے کی ملاحت سے لبھاتے آتے

سامنے آتا اگر روئے سراپا تیرا
انگلیاں ہم پہ نہ اغیار اٹھاتے آتے

پپڑیاں پیاس کی پھیلی ہیں لبِ خواہش پر
ابرِباراں کی طرح پیاس بجھاتے آتے

ہچکیاں بندھنے لگی ہیں ترے فرزانوں کی
گریاں احساس کی ڈھارس تو بندھاتے آتے

درمیاں میں نہ ہو افلاک کی نیلی چادر
نیل گگنی کو تو نظروں سے ہٹاتے آتے

کتنے قاری ہیں بہت زعم ہے قرأت کا انہیں
اپنے لہجے میں ہی قرآن سناتے آتے

عمر سے ڈھونڈ رہے ہیں ترے قدموں کے نشاں
ترے متلاشی کہیں اور نہ جاتے آتے

دیر صدیوں سے کہ انگشت بدنداں ہیں لوگ
انتظاری کی کوئی حد تو بتا آتے

میں بھی دو چار قدم چلنے پہ ہوں آمادہ
آپ دوچار قدم اور بڑھاتے آتے

ہر طرف ظلم کے پیکار ہیں حملے خود کش
دشمنِ دین سے اسلام بچاتے آتے

ہر قدم پر ہیں شمر زاد بہت ابن زیاد
ظلم زادوں کو مزا کچھ تو چکھاتے آتے

محو حیرت ہیں زمانے کے مفکر اب تک
فلسفہ دیر سے آنے کا بتاتے آتے

عسکری ہو تو زمانے میں ہے میدان وغا
پرچمِ دین تو ہاتھوں میں اٹھاتے آتے

یہ الگ بات کہ اپنا ہے یقین محکم
بے یقینی کی تو دیوار گراتے آتے

اپنے نینوں میں فقط عکس تمہارا ہے سدا
آپ بھی نین سے دو نین لڑاتے آتے

وہم کی کالی سلاخیں ہیں مرے چاروں طرف
ان سلاخوں سے مری جان چھڑاتے آتے

لب امید تری ذات کا چرچا ہے بہت
اپنے جاذبؔ کی بھی توقیر بڑھاتے آتے

☆

رخِ یقین پہ جلوؤں کی نغمگی دیکھوں
فلک نشین سدا ماہِ عسکری دیکھوں

جمالِ وادیٔ سینا ہے گود نرجس کی
جہاں پنپتا ہوا نورِ آگہی دیکھوں

مرے امامِ زماں کا ہے مرتبہ کتنا
صفِ نماز میں عیسیٰ بھی مقتدی دیکھوں

اے میرے بارہویں ابر کرم تو کھل کے برس
میں دشتِ دید میں جلوؤں کی تشنگی دیکھوں

نشاطِ عسکری ہے مصطفیٰ کا لختِ جگر
جسے میں سرورِ ثقلین کا وصی دیکھوں

دبیز آنکھ کے کاسے میں ڈال دے جلوے
دمکتے لب پہ رسالت کی چاندنی دیکھوں

یہ اور بات کہ اب تک ترس رہی ہے نظر
حجابِ نور میں خود مظہرِ جلی دیکھوں

جہانِ ارض و سماء کو جو رزق دیتا ہے
اُسی امامؑ کو دستِ علی ولی دیکھوں

گھرا ہوا ہے جہاں یاس کے دھندلکوں میں
تمہاری ذات میں سورج کی روشنی دیکھوں

مری نگاہ میں کس یاسیت کی تلچھٹ ہے
اداس آنکھ میں اب آس کی گھڑی دیکھوں

لبِ ستم پہ مچلنے لگی ہے شام قضا
زہے امامِ سحر صبح زندگی دیکھوں

بصیرِ عرش معلیٰ مجھے بصارت دے
میں عہد ظلمتِ شب میں بھی روشنی دیکھوں

خدایا چھین لے مجھ سے مری بصارت کو
کسی بھی غیر کی جانب اگر کبھی دیکھوں

اب انتظار کے شعلے ضرور بھڑکیں گے
سلگتی راکھ میں چنگاریاں دَبی دیکھوں

یقین ہے کہ نمودار ہوگا ماہِ امم
میں آسمان کی جانب گھڑی گھڑی دیکھوں

صبیح صبح پہ ٹکنے لگی ہے میری نظر
میں جمکران میں خود جلوہ جلی دیکھوں

ہے اہل بیت کی چوکھٹ پہ نورِ حق جاذبؔ
بتانِ ظلم کے آنگن میں تیرگی دیکھوں

☆

ہے قباؤں میں تیرگی آ جا
خاورِ ذاتِ آگہی آ جا

دھوپ جھلسا رہی ہے عصیاں کی
اک تیری چھاؤں ہے گھنی آ جا

شبِ وجداں میں گھپ اندھیرا ہے
دودھیا ماہِ عسکری آ جا

زندگی میں کوئی مزہ ہی نہیں
ساغرِ کیفِ سرمدی آ جا

خون جمنے لگا ہے آنکھوں میں
انتظاری کی حد ہوئی آ جا

عہد حاضر ہے پھر خلائف کا
دیر کیوں ہے مرے ولی آ جا

پھر سے برپا ہے فتنۂ عالم
پھر ضرورت ہے آپ کی آجا

ہر عدو میسرہ پہ قابض ہے
لے کے شمشیرِ حیدری آ جا

منتقم بن کے انتقام تو لے
دشمنوں کی نہیں کمی آجا

سانپ ہر سو دکھائی دیتے ہیں
چھا گیا سحرِ سامری آ جا

چار سو ظلم جور جاری ہے
عزمِ عباس کی خودی آ جا

پھر ہے امید بر سرِ پیکار
جوہرِ تیغِ مُطلبی آجا

عزمِ عباس رزم گاہِ جمل
رزمِ صفین ہے ٹھنی آ جا

سامنے پھر حنین و خندق ہے
بڑبڑاتے ہیں خیبری آجا

کوئی مرحب ہے کوئی عنتر ہے
آ بھی جا مردِ ہاشمی آ جا

پسپا کرنی ہے قوتِ باطل
ذوالفقارِ علی ولی آ جا

ترے بازو ہیں قوتِ حیدر
قوتِ زورِ حیدری آ جا

آنسوؤں پر بھی سخت پہرے ہیں
پا بجولاں ہے چاندنی آ جا

زحل و یوران بد نظر جاذبؔ
شرفِ مریخ و آگہی آ جا

☆

میری آنکھوں کی روشنی آ جا
اے مری روحِ زندگی آ جا

گل پریشاں ہیں خوشبوئیں بے بس
ہر کلی میں ہے بے کلی آ جا

تیرگی چاٹ لے نہ بینائی
اے مری صبحِ روشنی آ جا

اپنی سانسوں میں کوئی کیف نہیں
گلستانوں کی تازگی آ جا

اپنا جی مضمحل ہے مدت سے
کب سے ہے بے قرار جی آ جا

کیسے اتروں گا پار بِن تیرے
میری ناؤ ہے کاغذی آ جا

تو ہی ہاطل ہے ابرِ باراں ہے
قریہ قریہ ہے تشنگی آ جا

تو ہی برگد ہے دشتِ عصیاں میں
تو ہے چھاؤں نجات کی آ جا

زندگی مصدرِ مصائب ہے
کوئی سکھ کی نہیں گھڑی آ جا

تو محمدؐ علیؑ حسینؑ وحسنؑ
تو ہی کاظمؑ ، تقیؑ، نقیؑ آ جا

تو ہی جاذبؔ نظر ہے گردوں میں
ضو فگن ماہِ عسکری آجا

☆

یا قائم الزمان ترا انتظار ہے
اے مصطفےٰ کی جان ترا انتظار ہے

قرآن سے ہوئی تری تالیفِ گفتگو
قرآنِ ذوالمنان ترا انتظار ہے

مرسل کے قول و فعل کا اظہار بھی ہے تو
مرسل کے ترجمان ترا انتظار ہے

کردارِ مرسلین کا اک آئینہ ہے تو
مرسل کے پاسبان تیرا نتظار ہے

بادِ صبا میں عطر ہے تیرے وجود کا
خوشبوئے گلستان ترا انتظار ہے

خلاقِ ازمنان کا اک تو ہے راز داں
اسرارِ دو جہان ترا انتظار ہے

قلبِ نبیؐ پاک سے تالیف ہے تری
اے قلبِ اطمینان ترا انتظار ہے

اب تک تیری تلاش ہے صحرائے آس میں
سالارِ کاروان ترا انتظار ہے

ہے عترت رسولؐ کا قائم مقام تو
تمکینِ خاندان ترا انتظار ہے

اک تو ہی اہل بیت کا ہے مہرِ تابدار
تنویرِ آسمان ترا انتظار ہے

ظلمت کی تیز بارشیں برسی ہیں ٹوٹ کر
کچے ہیں سب مکان ترا انتظار ہے

تو ہی ستیزہ کار ہے عباس کی طرح
یا صاحب الزمان ترا انتظار ہے

جاذبؔ بچھائے بیٹھا ہے پلکوں کو راہ میں
یا مونسِ جہان ترا انتظار ہے

☆

گھپ اندھیرے اڈے گھر گھر لوٹ آؤ
مانگی دعائیں تیری خاطر لوٹ آؤ

اس دھرتی کو آج ضرورت ہے تیری
حرم کدے میں جانِ پیمبر لوٹ آؤ

اغیاروں کے جال ہی پڑتے رہتے ہیں
قفس کی رونق گریاں طائر لوٹ آؤ

بھول بھلیاں مرسلِ حق کی راہوں میں
تجھ سے بہتر کون ہے رہبر لوٹ آؤ

لوگوں کی کج فہمیاں ساری مٹ جائیں
دھرتی پر اک بار پلٹ کر لوٹ آؤ

شہرِ عکاذ کی صورت آج عزا خانے
چاندی کے تاجر ہیں ذاکر لوٹ آؤ

قاری سب قرآن کا مقصد بھول گئے
قاری سب قرآن کے خوگر لوٹ آؤ

کتنے سر تیرے قدموں کے نیچے ہیں
یہ بھی دیکھا خواب میں اکثر لوٹ آؤ

تجھ سے تجھ کو مانگ رہے ہیں سب مانگت
جائیں نہ خالی کاسے لے کر لوٹ آؤ

کس جرأت سے حشر اٹھاتے پھرتے ہیں
بڑکیں ماریں روز ستم گر لوٹ آؤ

سونی سونی وادی سرمن رائے کی
سامرہ والے بولے برابر لوٹ آؤ

تیرے ہی دیدار کی پیاسی دھرتی ہے
ابرِ رواں ، افلاک کے امبر لوٹ آؤ

اک مدت سے غَیبت کے پردے میں ہو
غَیبت کے پردے سے باہر لوٹ آؤ

قدم قدم صفین کے میداں جنگ و جدل
زور علیؑ عباسؑ دلاور لوٹ آؤ

تیرے قبضے میں شمشیرِ برّاں ہے
مردِ مجاہد بازوئے حیدر لوٹ آؤ

رقص دھمالی سگرٹ کے مرغولوں پر
ہر سو دم دم مست قلندر لوٹ آؤ

دہشت گردوں کے حملے ہیں قدم قدم
بڑھ گئے کفر کے لاؤلشکر لوٹ آؤ

کب سے پڑی ہے دینِ محمدؐ پر افتاد
دینِ محمدؐ کے چارہ گر لوٹ آؤ

اپنے گھر سے باہر رہنا ٹھیک نہیں
صدیاں بیتیں ہیں اپنے گھر لوٹ آؤ

گھر گھر وادئ خیبر ہر سو گبرو یہود
گھر گھر میں ہیں مرحب و عنتر لوٹ آؤ

قدم قدم پر دہشت گردی کے سامان
جنگ وجدال ہے صاحب عسکر لوٹ آؤ

قدم قدم پر آج حصارِ عقائد ہے
لاکھ عقائد ہیں زوروں پر لوٹ آؤ

ابن امیہ کے بھی لاکھوں پیرو ہیں
لاکھوں لوگ علی کے منکر لوٹ آؤ

کتنے پرندے گھونسلوں سے اڑ جاتے ہیں
شام کو لوٹ آتے ہیں اکثر لوٹ آؤ

گردن کو اکڑا کر دنیا چلتی ہے
کس درجہ مغرور ہیں خود سر لوٹ آؤ

سر دھڑ پھر قربان کریں گے ہم جاذبؔ
کرب و بلا میں بولے بہتّر لوٹ آؤ

☆

نشاطِ دوجہان تو
انیسِ انس و جان تو

تو مونسِ کرو بیاں
نشاطِ دو جہان تو

بہشت و خلد کا مکیں
امامِ قدسیان تو

فہیمِ دینِ مصطفیٰ
فہامِ لا مکان تو

تو مُطلبی تو ہاشمی
نبی کا خاندان تو

عطورِ ذاتِ عنبریں
صبائے زعفران تو

تو نیکیوں کی روشنی
شعائے خاطیان تو

صراحِ دین مجتبےٰ
صراحتِ زمان تو

☆

حرم کا پاسبان تو
مزاجِ مرسلان تو

تو بابِ علم کی زباں
علی کا ترجمان تو

طریقتِ رسولؐ میں
حواسِ خوش گمان تو

سدا زمیں کا تذکرہ
فلک کی داستان تو

سیار گان کے لیے
زمین و آسمان تو

تو ذکر ہے قیام کا
ثبات تو امان تو

اگر ستم سے جنگ ہو
رسول کی کمان تو

مساجدوں کا نگہباں
سجود کا گمان تو

فلک کا جاذبؔ نظر
شعائے ازمنان تو

☆

شاہِ خراساں تو جو نہیں ہے
ہم ہیں پریشاں تو جو نہیں ہے

کیسے ہو گی سانس معطر
بوئے گلستاں تو جو نہیں ہے

قدم قدم پر چاک گریباں
تارِ گریباں تو جو نہیں ہے

کیسے شبینے کیسی قرأت
وارثِ قرآں تو جو نہیں ہے

قالبِ ایماں تیرہ تر ہیں
خاورِ ایماں تو جو نہیں ہے

کس سے ہدایت پائے انساں
ہادیٔ انساں تو جو نہیں ہے

لوگ ہیں مثلِ خارِ مغیلاں
خُلد بداماں تو جو نہیں ہے

ڈوب نہ جائے ناؤ بھنور میں
ساحلِ طوفاں تو جو نہیں ہے

سونی سونی وادیٔ سینا
طور کے عرفاں تو جو نہیں ہے

مانند ملے ہیں فکر کے گوہر
لعلِ بدخشاں تو جو نہیں ہے

لوگ فرشتوں کے متلاشی
کامل انساں تو جو نہیں ہے

کیسے دمکتے چاند ستارے
ماہِ فروزاں تو جو نہیں ہے

یوسف اپنے حسن پہ نازاں
اے شہِ خوباں تو جو نہیں ہے

حور طلب ہے سجدۂ یاراں
حامدِ یزداں تو جو نہیں ہے

لادینی کا چرچا گھر گھر
دافعِ شیطاں تو جو نہیں ہے

گردِ ستم سے شہر اَٹے ہیں
سب ہیں پشیماں تو جو نہیں ہے

قدم قدم پر حملۂ مرحب
اے شہ مرداں تو جو نہیں ہے

قدم قدم پر غیر مسلماں
روحِ مسلماں تو جو نہیں ہے

عریانی کے ملبوسوں میں
جسم ہیں عریاں تو جو نہیں ہے

ہرسو چرچا لاعلمی کا
ہادیٔ عرفاں تو جو نہیں ہے

گریاں تیری راہ میں جاذبؔ
دیدۂ گریاں تو جو نہیں ہے

☆

عقیدتوں کی بہاروں کو لے کے گھر جاتے
صبائے فکر سے پہلو تہی نہ کر جاتے

تمہارے نقشِ قدم کی جو روشنی ملتی
تو کرچیوں کا سفر بھی عبور کر جاتے

مہکتے پھول جو مرجھاتے غم کے گلداں میں
جمالِ ذات کی شبنم سے وہ نکھر جاتے

عصائے موسوی ہوتا جو اپنے ہاتھوں میں
ہمیں نہ سانپ تعصب کے کاٹ کر جاتے

تمہارے دم سے ہمارا یہ دم سلامت ہے
تمہاری ذات نہ ہوتی اگر تو مر جاتے

زمین آپ کے قدموں کو چومتی مولا
خلا کی سیڑھیوں سے آپ گر اتر جاتے

جنوں کے سانپ نہ ہوتے کہیں جو غاروں میں
نہ کوئی زہر کسی زندگی میں بھر جاتے

☆

ہم آنسوؤں کی طرح دہر میں بکھر جاتے
امامِ عصر نہ ہوتے تو لوگ مر جاتے

خدا کا شکر کہ ہم کو ملا شعورِ امام
وگرنہ چہرۂ عرفاں سے بے خبر جاتے

انہیں بھی بحرِ مودّت کی آگہی ہوتی
سسکتی آنکھ کی سیپی سے جو گہر جاتے

تمہاری ذاتِ گرامی کا آسرا ہے ہمیں
وگرنہ سانس کا پُل بھی عبور کر جاتے

پریشاں حال ہیں ہم بکھرے گیسوؤں کی طرح
تمہارے شانۂ افکار سے سنور جاتے

تمہارے دم سے سلامت عقیدتیں اپنی
تمہاری ذات نہ ہوتی تو ہم کدھر جاتے

ہمارے سامنے ہوتی جو منزلیں مختص
تو کرچیوں پہ بھی ہم لوگ دوڑ کر جاتے

جو بحرِ کرب میں ہیں اجلے آنسوؤں کے کنول
تمہاری یاد کی لہروں سے وہ نکھر جاتے

سسکتے دیپ ہیں جاذبؔ جو اپنی پلکوں پر
لحد میں لے کے یہی مشعل سحر جاتے

پریشاں ششش جہان ہے
تو فرطِ اطمینان ہے

مزاجِ مرسلِ یقیں
رسولؐ کا دھیان ہے

تو مشک ذاتِ عنبریں
تو اشکِ کامران ہے

تو ہے فہامِ انبیا
تو مصطفیؐ کی آن ہے

تو امرِ ذاتِ آگہی
تو آگہی کی شان ہے

شریعتِ رسولؐ کا
تو ہی تو پاسبان ہے

طریقتِ نبیؐ حق
نبیؐ کا پیروان ہے

زمیں کا تذکرہ بجا
تو محورِ زمان ہے

ترے قدوم میں سدا
زمین و آسمان ہے

نہ چھو سکے جسے جہاں
وہ تو ہی آسمان ہے

نصیب ہے نماز کا
سجود کا دھیان ہے

کروبیاں کی تو دعا
علاجِ قدسیان ہے

تو خامیوں کی سرزنش
تو نیکیوں کی آن ہے

نبیؐ کا جاذبؔ نظر
نبیؐ کی جانِ جان ہے

☆

دل حسینؑ مملکت ہے جس پہ تیرا راج ہے
یا امامِ عصر تو آلِ عبا کا تاج ہے

پیشوائے دین محکم تو صراطِ مستقل
تیرا رستہ ہی ریاضِ خلد کا منہاج ہے

گوہرِ نرجس نگاہوں میں کوئی جچتا نہیں
آنکھ ہے انگشتری تو دودھیا پکھراج ہے

غوث ہو داتا' قلندر یا قطب ابدال ہوں
قائمِ آلِ نبی کا ہر کوئی محتاج ہے

یا براہیمِ زمانہ یا امامِ منتقم
شعلۂ نمرود کی لپٹوں میں دنیا آج ہے

کس کی جرأت ہے انا الحق کا کرے دعویٰ کوئی
ذوالفقارِ حیدری کی زد میں ہر حلاج ہے

موجۂ بحرِ مودّت کی ترنم ریزیاں
بحرِ دل میں موجزن ہر نغمۂ امواج ہے

پھر یزیدی عہد کا کردار دہرایا گیا
جذبۂ عباسؑ پھر تیری ضرورت آج ہے

گھر گیا شعب ابی طالب میں پھر میرا امامؑ
چاروں جانب بولہب بوجہل کی افواج ہے

وادئ سدرہ میں ہے رازِ خودی کا فلسفہ
اے قلم قوسین سے آگے تری معراج ہے

کوئی بھی پیاسہ نہ ہو ہے صفہ مروا کا پیام
اس لیے زمزم سے پُر ہر کوزہِ الحاج ہے

ہم کو جاذبؔ ہے امامِ منتظر کا انتظار
عہدِ حاضر میں نہ اپنا کوئی کام وکاج ہے

☆

جس طرح مہر ہے افق کے لیے
قائمِ حق ہے دینِ حق کے لیے

شام کی ظلمتیں پکار اٹھیں
خون سورج کا ہے شفق کے لیے

خاورِ مصطفیٰؐ کی سب کرنیں
صرف اسلام کے طبق کے لیے

پرزے پرزے ہوئی انا اس کی
زہر آئے گی اہلِ حق کے لیے

عالمِ حق ضرورتِ بر حق
درسِ دیں کے ہر اک سبق کے لیے

خون حاضر ہے سب شہیدوں کا
رخِ اسلام کی شفق کے لیے

کس نے پائی ہے ساگری وسعت
ذہن درکار ہے عمق کے لیے

عرَقِ چشم گر دوائے یقین
آنکھ حاضر ہے ہر عرق کے لیے

دیکھ جاذبؔ فدک کی بات نہ کر
ظلم در آئے گا قلق کے لیے

☆

رخِ پنجتن ہیں امامِ زمانہ
امامِ زمن ہیں امامِ زمانہ

انہیں خوشبوؤں کی فضا میں تلاشو
چمن در چمن ہیں امامِ زمانہ

جو پھوٹی تھی شیرِ خدا کی جبیں سے
وہی تو کرن ہیں امامؑ زمانہ

فقط ان کے ہونٹوں پہ اظہارِ حق ہے
نبی کا جتن ہیں امامِ زمانہ

غزالانِ دیں کے لیے مشک و نافہ
ختن در ختن ہیں امامِ زمانہ

زمانے کا اصرار جنت کو جائیں
کلیدِ عدن ہیں امامِ زمانہ

رسالت کے پیغام کا سلسلہ ہیں
جتن در جتن ہیں امامِ زمانہ

سدا لختِ باطل رہا دست و گریباں
حسین و حسن ہیں امامِ زمانہ

شریعت اسمبلی کی محتاج کب ہے
شریعت پھبن ہیں امامِ زمانہ

فتاویٰ سیرت کے شمس الضحیٰ کی
دمکتی کرن ہیں امامِ زمانہ

نبی کے نفس کی ہر اک سانس ان کی
علی کا بدن ہیں امامِ زمانہ

مری فکر ان سے منور ہے جاذبؔ
سراجِ سخن ہیں امامِ زمانہ

☆

کربِ عصیاں ہے رات باقی ہے
صبحِ سجدہ کی بات باقی ہے

ہادیٔ روشنی دلیلِ سحر
انتظاری کی رات باقی ہے

سر اٹھائے ہوئے ہیں اہلِ ستم
خود سروں کی نیات باقی ہے

زندگی خوگرِ تعیش کیوں؟
یہ بھی سوچو ممات باقی ہے

ماہ پارے ستارے نگلے گی
دیر سے بھوکی رات باقی ہے

آج ہے منتظر حرم خانہ
شکلِ لات و منات باقی ہے

ورنہ پاؤں میں روند لیتا کوئی
آپ کا التفات باقی ہے

حق پرستوں پہ اب بھی پہرے ہیں
اب بھی نہرِ فرات باقی ہے

ختم ہوں گے کبھی نہ اشکِ عزا
غم کا آبِ حیات باقی ہے

میری مشکل کشائی کر مولا
وادیٔ مشکلات باقی ہے

ہے جبلت مری عزا داری
اس لیے تو حیات باقی ہے

ہم تو جاذبؔ ہیں منتظر اس کے
جب تلک کائنات باقی ہے

☆

کب تک ہے افلاک ٹھکانہ مولا واپس آ جاؤ
بیت گیا ہے ایک زمانہ مولا واپس آجاؤ

غیبت کے پردے میں آخر کب تک بیٹھو گے مولا
اپنا کرو آباد گھرانہ مولا واپس آجاؤ

اپنی سانسوں کے سرگم کی تاریں ٹوٹنے والی ہیں
دھڑکن دھڑکن ایک ترانہ مولا واپس آجاؤ

مرنے سے پہلے پہلے میں حجت کی صورت دیکھوں
لب پہ دعا ہے روزِ وشبانہ مولا واپس آجاؤ

آنکھوں کے کاسے ہیں خالی جلوؤں کی دو بھیک ہمیں
بے پایاں تیرا ہے خزانہ مولا واپس آ جاؤ

غیبت کے پردے کا پردہ خود ہی چاک کرو مولا
ساری دنیا ہے تہ خانہ مولا واپس آجاؤ

کتنے فرقے کتنے عقائد کتنے مراجع مفتی ہیں
بکھر چکا ہے تانہ بانہ مولا واپس آجاؤ

تیری زد سے دین کے دشمن بچ جائیں ناممکن ہے
کیسے خطا ہو تیرا نشانہ مولا واپس آجاؤ

جاذبؔ کے لب پر ہے ہمیشہ ایک صدا
جاذبؔ کا ہے ایک ترانہ مولا واپس آ جاؤ

☆

غلط کہ عہدِ شریعت مجھے پسند نہیں
یزیدیوں کی شراکت مجھے پسند نہیں

مرے امامِ زمانہ تری ضرورت ہے
نظامِ دیں پہ صعوبت مجھے پسند نہیں

رسولِ دین کے احکام سے مفر کب ہے
نظامِ نو کی سیاست مجھے پسند نہیں

قدم قدم پہ جہاں قتل کی ہوں سوغاتیں
اک ایسا عہدِ حکومت مجھے پسند

شرائع دینِ رسالت کی پیروی لازم
اسمبلیوں کی شریعت مجھے پسند نہیں

امامِ عصر تری زندگی دراز رہے
کسی بشر کی قیادت مجھے پسند نہیں

امامِ عصر عزادار ہوں شہیدوں کا
زیاد و شمر کی صحبت مجھے پسند نہیں

جو بوستان سے آتی نہیں ہے باد صبا
وہ خوشبوؤں کی شراکت مجھے پسند نہیں

نہیں ہے شوق مجھے کوئی ڈنک کھانے کا
عقاربوں کی قرابت مجھے پسند نہیں

یہ اور بات کہ وہ عمل خیر ہو جاذبؔ
یہودیوں کی شراکت مجھے پسند نہیں

☆

داستانِ حرا آ بھی جا آ بھی جا
نائبِ مصطفیٰ آ بھی جا آ بھی جا

گرچہ ہے دوپہر تیرگی در بدر
نورِ شمس الضحیٰ آ بھی جا آ بھی جا

ابرباراں ہے اب ژالہ باری نے لے عجب
رحمتوں کی گھٹا آ بھی جا آ بھی جا

گیسوئے شبِ یلدا پریشان ہیں
شانِ بدرالدجیٰ آ بھی جا آ بھی جا

کلمۂ حق پہ اب گرد پڑنے لگی
کلمہ لا الا آ بھی جا آ بھی جا

کعبۂ ذہن میں بت پنپنے لگے
غزنوی کی صدا آ بھی جا آ بھی جا

مطلبی فخر تُو طالبی ناز تُو
ذوالفقارِ خدا آ بھی جا آ بھی جا

لوگ نامِ علیؑ سے گریزاں ہیں پھر
وارثِ مرتضٰی آ بھی جا آ بھی جا

بھوک سے کسقدر ذہن کمزور ہیں
شاہِ جود و سخا آ بھی جا آ بھی جا

تو تقیؑ ہے نقیؑ قائمِ عسکری
حق امامِ رضا آ بھی جا آ بھی جا

ہم بلالی اذاں کو ترسنے لگے
سقفِ کعبہ پہ آ ' آ بھی جا آ بھی جا

سنگ باری پہ مائل عراقی ہیں پھر
جذبۂ کربلا آ بھی جا آ بھی جا

بتِ لات و ہُبل پھر سے کعبہ میں ہیں
لاف زن ہے عُزا آ بھی جا آ بھی جا

کتنی پلکیں بچھی ہیں تری راہ میں
آ کے راہیں سجا آ بھی جا آ بھی جا

قائمِ منتظر ہم ترے منتظر
فاصلوں کو گھٹا آ بھی جا آ بھی جا

لوگ جامِ یزیدی سے سرشار ہیں
اے حسینیؑ وغا آ بھی جا آ بھی جا

ترے جاذبؔ کی سانسیں سمٹنے لگی
دھڑکنوں کی بقا آ بھی جا آ بھی جا

☆

کب سے قدم قدم پہ گھٹن ہے ترے بغیر
سانسوں کی شال مثلِ کفن ہے ترے بغیر

کوئی بہار ہے نہ مہکتی ہیں خوشبوئیں
مدت سے سوگوار چمن ہے ترے بغیر

آنکھوں پہ چھا گئی ہیں قبائیں نئی نئی
لوگوں کا اب عجیب چلن ہے ترے بغیر

نامِ علیؑ بھی زینتِ مجلس نہیں رہا
مومن کو آج کیسی لگن ہے ترے بغیر

روزے بھی ہیں نماز بھی سر بھی سجود میں
ابلیس کا طریقِ کہن ہے ترے بغیر

بارود کے دھوئیں سے تو بینائی چھن گئی
دھرتی تمام شعلہ فگن ہے ترے بغیر

ہر شخص آج کرب و الم کا شکار ہے
ہر شخص محوِ رنج و محن ہے ترے بغیر

لاکھوں غزال اپنی زقندیں بھلا گئے
سُونا ہے دشت سُو نا ختن ہے ترے بغیر

سوچوں نے اب وجود کو کھنڈر بنا دیا
چمگادڑوں کی زد میں بدن ہے ترے بغیر

صدیوں سے انتظار ترا کر رہے ہیں لوگ
صدیوں سے صرف تری لگن ہے ترے بغیر

ممکن ہے عصرِ نو کبھی بیدار ہو سکے
مرے قلم میں ہلکی چبھن ہے ترے بغیر

اس عصرِ نو پہ طنز کی بوچھاڑ تو کرے
جاذبؔ کو کیسی تابِ سخن ہے ترے بغیر

☆

کشتِ مرسل میں گھنے پیڑ اُگانے والے
ٹھنڈی چھاؤں کو ترستے ہیں زمانے والے

حسنِ تعبیر سے سرشار کریں یا نہ کریں
عصرِ حاضر کو نئے خواب دکھانے والے

ہر نیا ڈھونگ رچاتے ہیں تجسس کیسا
ہر نئے روند چلاتے ہیں زمانے والے

یہ بھی اندازِ جہاں بھر میں نرالا دیکھا
دار سے جانے لگے دار پہ جانے والے

دیپ دوبارہ جلایا تو کوئی یار نہ تھا
جانے کس سمت گئے ساتھ نبھانے والے

میں ہوں مجبور پر و بال میں طاقت ہی نہیں
آسمانوں کی طرف مجھ کو اُڑانے والے

اپنی آواز سناتے ہیں زمانے بھر کو
حق کی آواز شبینوں میں دبانے والے

تم سے قرطاس و قلم کا ہے تقاضا کیسا
پاک مرسل کے گھرانے کو مٹانے والے

منتقم آئیں گے جس روز سرور آئے گا
مرسلِ دینِ حقیقت کے گھرانے والے

ہر طرف دھوپ ہے عصیاں کی جھلستا ہے بدن
کوئی چارہ کریں جاذبؔ کو بچانے والے

غیر منقوط

ہم معطر کہاں
گل کے روح رواں

گل کدوں کی مہک
کس لئے ہے دھواں

دے سحر کو دمک
گوہرِ ---------- آسماں

اُٹھ کے گردوں سے آ
اے مہِ کاملاں

کس کو معلوم ہے
ہے کہاں لا مکاں

دے کوئی آسرا
آس کے آسماں

سرسری ہے سحر
کہر کا ہے سماں

کس طرح وصل ہو
ہم کہاں وہ کہاں

سرد صحرا ہوئے
رک گئے کارواں

سرگراں عصر ہے
ہر کوئی سر گراں

المدد . . . . المدد
مہدئ . . . . مرسلاں

کر عطا دردِ دل
ہادئ . . . . . دودماں

دور ہو کس طرح
دردِ وہم و گماں

عہد احساس کی
ہر گھڑی ہے گراں

آگے سدرہ سے ہے
راہِ آہِ رساں

کس طرح آؤں گا
دور ہے آسماں

کس طرح مل سکے
گل کدوں کو اماں

مسدس

مُطلبی شان تو ہاشمی آن تو
آلِ یاسین تو آلِ عمران تو
حکمِ رحمان تو درسِ قرآن تو
کلِ ایمان تو دین حق کی زباں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

ساتویں عرش کا مہرِ تاباں ہے تو
سرِ تحت الثریٰ امرِ امکاں ہے تو
لختِ شیر خدا شاہِ مرداں ہے تو
تو ہے رمزِ خودی تو ہے سرِ نہاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تیری تعظیم واجب معظم ہے تو
تیری تکریم لازم مکرم ہے تو
زخمِ دل کیلیئے ایک مرہم ہے تو
تو حکیمِ جہاں حکمتِ دو جہاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

ساری دنیا میں ہے تانہ بانہ ترا
میرے ہونٹوں پہ ہر اک ترانہ ترا
چاہتا ہوں کوئی شاخسانہ ترا
منتظر مرد و زن بچے پیر و جواں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو ہی شمس الضحا تو ہی والتین ہے
تو مزمل دہر تو ہی یاسین ہے
تو ہی والنجم والنور قمرین ہے
ہے تری کہکشاں کوکب و اختراں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تیرے چہرے پہ قرآن کا نور ہے
تیرے ہونٹوں پہ مرسل کا دستور ہے
تیرے دم سے شریعت کا منشور ہے
تیرے ہاتھوں میں ہے نظمِ کون و مکاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تیرے اقدام کے چار سو چارہ گر
تیرے اطوار کے پیروانِ امر
تیرے دیدار کے منتظر دیدہ ور
تیرے انوار کی ہر طرف جھلکیاں

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو ہی آلِ محمدؐ کا کردار ہے
تو ہی آلِ محمدؐ کا معیار ہے
تو ہی آلِ محمدؐ کا اظہار ہے
تو ہی آلِ محمدؐ کا طرزِ بیاں

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو ہی آل محمدؐ کی مہکار ہے
تو ہی آل محمدؐ کی گفتار ہے
تو ہی آل محمدؐ کی رفتار ہے
تو ہی آل محمدؐ کی ہے نقدِ جاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو ہی آل محمدؐ کا لختِ جگر
تو ہی آل محمدؐ کا نورِ نظر
تو ہی آل محمدؐ کا علم و ہنر
تو ہی آل محمدؐ کا ہے ترجماں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو ہی بادِ صبا نکہتِ جاں فزا
تو ہی روحِ فضا تو معنبر ہوا
تو ہی خلدِ بقا تو دلیلِ خدا
تو ہی بانگِ دَرا دین کا کارواں

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تیرے قدموں میں جہلا کی یلغار ہے
تیرے ہاتھوں میں حیدر کی تلوار ہے
تیرے سر پہ محمدؐ کی دستار ہے
تیرے علم و عدل کے سبھی قدرداں

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو ہی آل محمدؐ کا اصرار ہے
تو ہی آل محمدؐ کا اقرار ہے
تو ہی آل محمدؐ کا ادوار ہے
تو ہی آل محمدؐ کا علمِ عیاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تیرے لب پہ ترانہ ہے توحید کا
تیرے سر سودا مرسلؐ کی تقلید کا
تیرے بس میں علاقہ ہے تفرید کا
تیرے آفاق میں زہرۂ آسماں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

چہرۂ دین کا تو رخِ اصل ہے
تو علیؑ کا پسر ہاشمی نسل ہے
تو ولیِ نبی خواہشِ وصل ہے
تیرے دیدار کی خواہشِ بے کراں

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

میرے مولا(عج) تو وارث ہے توحید کا
تو جو آئے نظر ہو سماں عید کا
حوصلہ مجھ میں ہے تیری تائید کا
میری ٹھوکر میں ہیں سارے وہم وگماں

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو نمازِ اَحد تو نمازِ جلی
تو نمازِ نبیؐ تو نمازِ علیؑ
تو نمازِ شہیداں کی ہے برتری
منتظر ہے تری مسجدِ جمکراں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو ہی آ کے نمازوں کو دہرائے گا
تو ہی آ کے نمازوں کو مہکائے گا
تو ہی آ کے نمازوں کو منوائے گا
تو ہی آ کے نمازوں کی دے گا اذاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو نخیلِ وفا تو فصیلِ انا
تو کلیدِ جزا امرِ قدر و قضا
تو ہے مشکل کشا مظہرِ کبریا
مرسلِ لم یزل ترا رطب اللساں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو سراپا یقیں تو ہے علم الامیں
تو ہے بقیۂ حق تو امام مبیں
تو سراجِ نبیؐ ہر جگہ ہر کہیں
آفتابِ حسیں مہتابِ رخاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

انبیا فرش پر مسندِ خاک پر
فخرِ عیسےٰؑ تری ذات افلاک پر
دسترس ہے تری عرش ادراک پر
چومتے ہیں قدم تیرے ہفت آسماں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

آسمانِ کرم اک تری ذات ہے
سرِ روحِ عدم اک تری ذات ہے
ذاتِ حق کا بھرم اک تری ذات ہے
خود تری ذات ہے ذاتِ حق کا گماں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

اک تری ذات عمران کی ذات ہے
اک تری ذات عرفان کی ذات ہے
اک تری ذات قرآن کی ذات ہے
اک تری ذات ہے دین کی ترجماں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

مرسلِ دین کا لبِ اظہار تو
مرسلِ دین کا طرزِ گفتار تو
مرسلِ دین کا روئے دیدار تو
مرسلِ دین کا پاسباں نگہباں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

مرسلِ دین کا لب ولہجہ ہے تو
مرسلِ دین کا ہر رویہ ہے تو
مرسلِ دین کا ایک جذبہ ہے تو
مرسلِ دین کی رحمتِ بیکراں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو ہی ذاتِ محمدؐ کا رہن و بسر
تو ہی ذاتِ محمدؐ کا ہے ہمسفر
تو ہی ذاتِ محمدؐ کا لختِ جگر
تو ہی ذاتِ محمدؐ کا نام و نشاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو ہی ذات محمدؐ کا اسلام ہے
تو ہی ذات محمدؐ کا انعام ہے
تو ہی ذات محمدؐ کا اکرام ہے
تو ہی دین محمدؐ کی روح رواں

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

دینِ اسلام کا قلبِ اسلم ہے تو
دینِ اسلام کا دستِ اکرم ہے تو
دینِ اسلام کا سبز پرچم ہے تو
دینِ اسلام کا تجھ سے نام و نشاں

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

دینِ اسلام کا رابطہ بھی ہے تو
دینِ اسلام کا راستہ بھی ہے تو
دینِ اسلام کا مرتبہ بھی ہے تو
دینِ اسلام کا آخری نگہباں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو شریعت کا ہے مہرباں آخری
تو شریعت کا ہے نگہباں آخری
تو شریعت کا ہے امتحاں آخری
تو شریعت کا ہے آخری قلب و جاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو شریعت کا ہے پاسباں آخری
تو شریعت کا ہے میزباں آخری
تو شریعت کا ہے بادباں آخری
تو شریعت کا ہے آخری گلستاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو ہی وارث ہے عمران کے دین کا
تو ہی وارث ہے قرآن کے دین کا
تو ہی وارث خُلدان کے دین کا
تو ہی وارثِ دیں کا ہے سرِ نہاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

ماہِ کامل ہے تو پھر بھی معدوم ہے
میرا آقا ہے تو میرا مخدوم ہے
ہم گنہگار ہیں تو ہی معصوم ہے
تو امامِ مبیں تو مرا بارھواں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

سب نگر تیرہ تر تو ہے تابِ گہر
خوب سے خوب تر تو ہے رشکِ قمر
ہر بشر محوِ شر تو ہے خیرالبشرؐ
صبحِ نو کی کرن خاورِ آسماں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

خالقِ کُن کا تو محرمِ راز ہے
ہادیؑ مرسلاں کا تو دم ساز ہے
تو ہی دستِ یداللہ کا اعجاز ہے
تو ہے محکم یقیں تو عمل کاملاں

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

ہر طرف ہے لہو جنگجو سب عدو
ہر طرف ابنِ ابلیس کی جستجو
ہر طرف ہے یزیدی سپاہ کو بکو
لوگ گلزارِ حق کے کہاں نگہباں

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

چار سو تیرگی کی گھٹائیں ملیں
چار سو کرب و غم کی ہوائیں ملیں
چار سو غمزدوں کی صدائیں ملیں
چار سو ظلم پرور کی ہیں ٹولیاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

ہر طرف مکر ہے ہر طرف جھوٹ ہے
ہر طرف ڈاکہ زن ہر طرف لُوٹ ہے
ہر طرف ظلم ہے مار ہے کُوٹ ہے
کاش مٹ جائے ظالم کا نام ونشاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

ہر طرف چھاگئی یاسیت کی گھٹا
ہر طرف ہر جگہ نفرتوں کی فضا
ہر طرف کذب ہے جور و مکرو ریا
آ بھی جا آ بھی جا ہادیٔ انس و جاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون ومکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

ہر طرف کالی اجلی عبائیں ملیں
ہر طرف آج رنگیں قبائیں ملیں
ہر طرف مومنوں کی خطائیں ملیں
نیک کردار کی چار سو دھجیاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

لوگ بے عقل ہیں لوگ مجہول ہیں
لوگ بے کار رسموں میں مشغول ہیں
لوگ بے سمت ہیں راہ کی دھول ہیں
موسمی پھول ہیں رنگ کے گلستاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

لوگ باطل پرستوں کے دلدار ہیں
لوگ رسمِ یزیدی کے کردار ہیں
لوگ حرمل شمر کے طرف دار ہیں
بحرِ عصیاں میں ڈوبے ہیں پیر و جواں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

لوگ حیوان حیوانیت کے امیں
لوگ جدلان جدلانیت کے امیں
لوگ شیطان شیطانیت کے امیں
لوگ انسان انسانیت کے گماں

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

لوگ ڈاکو لیٹروں کی یلغار ہیں
لوگ قذاق لہروں کی للکار ہیں
لوگ سیلِ ستم ہیں ستم گار ہیں
لوگ مکار ہیں جھوٹ کے نغمہ خواں

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

ظلم کے ہاتھ میں سچ سبق کا گلا
ظلم کے ہاتھ میں حق بجق کا گلا
ظلم کے ہاتھ میں روئے فق کا گلا
ظلم کے ہاتھ میں دین کی دھجیاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

گائیں گن تیرے چرخِ علےٰ پہ ملک
گیت گائیں ترے ساکنانِ فلک
ہیں قصائد ترے ہر گھڑی ہر پلک
تو شہِ قدسیاں شاہِ کروبیاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

ہر دلِ منتظر میں تری آرزو
ہر کہیں کو بکو ہے تری گفتگو
ہر طرف چارسو ہے تری جستجو
ہر نظر تری جانب ہے روحِ رواں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

مرسل شش جہاں کا تو دم ساز ہے
مرسل ازمناں کا تو ہم راز ہے
مرسل قدسیاں کا تو صد ناز ہے
ہر فرشتہ ترا آج تک نغمہ خواں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

مرسلِ دینِ حق کا ہے صد ناز تو
مرسلِ دین حق کی ہے آواز تو
مرسلِ دین حق کا ہے سرباز تو
مرسلِ دینِ حق کا تو ہی ترجماں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

ہم تو شہرِ حوادث میں بے چین ہیں
آل کے سب عدو سوئے طرفین ہیں
خوں اگلتے ہوئے بروبحرین ہیں
اب اکیلے ہیں ہم وادیٔ دشمناں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

آج بھی کوفی شامی ہیں دشمن ترے
جبر کے سارے حامی ہیں دشمن ترے
سارے نامی گرامی ہیں دشمن ترے
ہر طرف ہر کہیں ظلم کی برچھیاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو ہی خونِ شہیداں کا ہے منتقم
تو ہی خونِ مسلماں کا ہے منتقم
تو ہی خونِ اسیروں کا ہے منتقم
خونِ سادات کے منتقم ہو کہاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

خونِ سادات کے مرتکب ہیں عدو
خونِ سادات کے منتخب ہیں عدو
خونِ سادات کے محتسب ہیں عدو
خونِ سادات کے مرتکب بد نہاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو محافظ ہے ارکانِ اسلام کا
تو محافظ ہے پیمانِ اسلام کا
تو محافظ ہے فرمانِ اسلام کا
تو محافظ ہے آلِ کسا کا یہاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

خود محافظ ہے ایمان مومن کا تو
خود محافظ ہے عرفان مومن کا تو
خود محافظ ہے عدنان مومن کا تو
تو محافظ ہے عمران کا دودماں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو محافظ ہے مرسل کے کردار کا
تو محافظ ہے حیدرؑ کی تلوار کا
تو محافظ ہے مومن کے انصار کا
تو محافظِ دیں یا امامِ زماں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو محافظ رہے آلِ اطہار کا
تو محافظ رہے آلِ حق دار کا
تو محافظ رہے آلِ سرکار کا
تو صراطِ ابد دین کے رہرواں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

اب تو مدھم ہیں سانسوں کی شہنائیاں
ٹیس دیتی ہیں زخموں کی پروائیاں
آس کی پتیاں بھی ہیں مرجھائیاں
دردِ سر بن گئی زندگی کی فغاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

اب نہ اذہان کو فکرِ تشکیک دے
ہر رجائی کو جلووں کی تحریک دے
پیکرِ نورِ حق علم کی بھیک دے
آسماں پہ ترے درس کی کہکشاں

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

ختم ہوں گے کہاں فاصلے آس کے
گرد آلود ہیں راستے آس کے
بس دعاؤں کے ہیں رابطے آس کے
گھپ اندھیروں میں ہیں آس کی وادیاں

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

پھر مدینے میں ہوں تیری آبادیاں
پھر مدینے میں ہوں نور کی وادیاں
پھر مدینے میں ہوں رونقِ مومناں
پھر مدینے میں ہوں مونسِ بے کساں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

ہم بظاہر یتاماں ہیں مسکین ہیں
ہم کہاں اب شریعت کی تمکین ہیں
ہم رہِ دین پر چشم بے دین ہیں
ہم کہاں تو کہاں مونس انس وجاں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

ہاشمی ہر گلی پھر سے آباد ہو
عترتِ مصطفیٰ آج پھر شاد ہو
ہادیٔ دین خاتم کی اولاد ہو
پھر سے محکم رہیں دین کے حکمراں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

ہاشمی گلستاں ہو بہار آفریں
ہاشمی بوستاں ہو بہار آفریں
ہاشمی داستاں ہو بہار آفریں
ہاشمی ہر گھرانہ رہے شادماں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

قلزمِ دینِ حق جس کا یاور ہے تو
قلزمِ دینِ حق جس کا باور ہے تو
قلزمِ دینِ حق جس کا داور ہے تو
قلزمِ دینِ حق کی تو موجِ رواں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

دو بدو جنگ جو دینِ حق کے عدو
ابنِ زیاد ہیں ہر طرف چار سو
شہر بھر میں یزیدی چلن کو بکو
حوصلہ دے مجھے عسکری کی کماں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

دین کے رخ پہ ہیں جھریاں آس کی
دین کے پاؤں میں لغزشیں یاس کی
دین کے دل میں ہے ضرب احساس کی
دین کے لب پہ ہیں آخری ہچکیاں

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تری تدریس میں سارے جن و ملک
ترے رطب اللساں قدسیانِ فلک
ترے دیدار کی دیکھنی ہے جھلک
منتظر ہیں ترے انس و کروبیاں

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

دینِ حق کے جواں مایۂ ناز ہیں
سرِ سرمن کی وادی کے سر باز ہیں
آخری جنگ کے سب ہی جانباز ہیں
آسمانِ شریعت سراجِ زماںؑ

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو ہی وارث ہے ایقانِ اسلام کا
تو ہی وارث ہے قرآنِ اسلام کا
تو ہی وارث ہے دامنِ اسلام کا
وارثِ دینِ حق دینِ حق کی اذاں

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو ہی وارث ہے احرامِ اسلام کا
تو ہی وارث ہے احکامِ اسلام کا
تو ہی وارث ہے اقدامِ اسلام کا
تو ہی وارث ہے اسلام کے ارسلاں

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو حسیں باب ہے علم کے شہر کا
تو ہی حاذق حکیم ہے مرے دہر کا
تو معالج ہے ظلم و ستم قہر کا
کیا ہے طاقت، گناؤں تری خوبیاں

قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زمائں

افتخارِ حرم کا تو ایقان ہے
پاسدارِ حرم کا تو عرفان ہے
تاجدارِ حرم کا تو قرآن ہے
اقتدارِ حرم کا تو ہے نگہباں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تو ہی ذاتِ رسالتؐ کا دیدار ہے
تو ہی ذاتِ رسالتؐ کا کردار ہے
تو ہی ذاتِ رسالتؐ کا اقرار ہے
تو ہی ذاتِ رسالتؐ کا روحِ رواں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

دین کے قافلے کا حدی خوان تو
دین کے قافلے کا ہے نگران تو
دین کے قافلے کا ہے ایمان تو
دین کے قافلے کا تو ہے پاسباں
قائمِ مرسلاں روحِ کون و مکاں
العجل العجل یا امامِ زماں

تری ذات کا انتظار ہے

تری ذات فخرِ کلیم ہے
تری ذات خلقِ عظیم ہے
تری ذات علمِ علیم ہے
تری ذات خلدِ نعیم ہے
تری ذات کوثرِ قسیم ہے
تری ذات بادِ نسیم ہے
تیری ذات خوشبو دیار ہے
تیری ذات کا انتظار ہے

تری ذات خاورِ آسماں
تری ذات جلوہِ اختراں
تری ذات قمرانِ کہکشاں
تری ذات مشعلِ رہرواں
تری ذات قلزمِ بیکراں
تری ذات مونسِ انس وجاں
تیری ذات مرسل شعار ہے
تیری ذات کا انتظار ہے

تری ذات بدرِ منیر ہے
تری ذات نورِ نویر ہے
تری ذات عنبر نظیر ہے
تری ذات مشکِ عبیر ہے
تری ذات حلمِ غدیر ہے
تری ذات قلبِ امیر ہے
تری ذات دینِ قدیر ہے
تیری ذات دیں کا وقار ہے
تیری ذات کا انتظار ہے

تو رسولِ حق کا نصیر ہے
تو رسولِ حق کا سفیر ہے
تو رسولِ حق کا مدیر ہے
تو رسولِ حق کا وزیر ہے
تو رسولِ حق کا مشیر ہے
تو رسولِ حق کا ضمیر ہے
تو رسولِ حق کا خمار ہے
تیری ذات کا انتظار ہے

تو رسولِؐ حق کی عبیر ہے
تو رسولِؐ حق کی نفیر ہے
تو رسولِؐ حق کی صریر ہے
تو رسولِؐ حق کی نویر ہے
تو رسولِؐ حق کی اجیر ہے
تو رسولِؐ حق کی نظیر ہے
تو رسولِ حق کا قرار ہے
تری ذات کا انتظار ہے

تو رسولِؐ حق کا اجیر ہے
تو رسولِؐ حق کا سریر ہے
تو رسولِؐ حق کا خبیر ہے
تو رسولِؐ حق کا اثیر ہے
تو رسولِؐ حق کا خمیر ہے
تو رسولِؐ حق کا ذکیر ہے
تو رسولِ حق کا خمار ہے
تری ذات کا انتظار ہے

تو ہی دینِ حق کا اجیر ہے
تو ہی دینِ حق کا نصیر ہے
تو ہی دینِ حق کا امیر ہے
تو ہی دینِ حق کا جریر ہے
تو ہی دینِ حق کا ظہیر ہے
تو ہی دینِ حق کا شبیر ہے
تو ہی دین کا شاہکار ہے
تری ذات کا انتظار ہے

تو رسولِ حق کا پیام ہے
تو رسولِ حق کا نظام ہے
تو رسولِ حق کا دوام ہے
تو رسولِ حق کا سلام ہے
تو رسولِ حق کا کلام ہے
تو رسولِ حق کا حسام ہے
تو رسولؐ کا اقتدار ہے
تری ذات کا انتظار ہے

تو ہی زندگی کا سروش ہے
تو ہی قرآتوں کا خروش ہے
تو ہی دین کا جوش کوش ہے
تو ہی دین کا سر فروش ہے
تو ہی منتقم تو ہی جوش ہے
تو ہی مطمئن تو ہی ہوش ہے
تو ہی عرش کا پردہ پوش ہے
تو ہی فرش کا اِضطرار ہے
تری ذات کا انتظار ہے

تری ذات محشر خرام ہے
تری ذات قدسی مقام ہے
تری ذات روحِ سلام ہے
تری ذات تنویر عام ہے
تری ذات صبحِ نظام ہے
تری ذات ذاتِ حشام ہے
تری ذات حق کی پکار ہے
تری ذات کا انتظار ہے

تری ذات لوح و قلم بھی ہے
تری ذات نورِ حرم بھی ہے
تری ذات درسِ عجم بھی ہے
تری ذات جاہ و حشم بھی ہے
تری ذات کشتِ کرم بھی ہے
تری ذات خلد و ارم بھی ہے
تو ذات خُلدِ بہار ہے
تری ذات کا انتظار ہے

تو ہی فقر و عجز و نیاز ہے
تو ہی سطوتِ قلبِ ناز ہے
تو ہی رازِ عرشِ فراز ہے
تو ہی فخرِ ارضِ حجاز ہے
تو ہی دین کا چارہ ساز ہے
تو ہی حجتوں کا جواز ہے
تو ہی بندگی کا حصار ہے
تری ذات کا انتظار ہے

تو نبی کا حلقہ بگوش ہے
تو نبی کا جذبِ خروش ہے
تو نبی کا اقدام ہوش ہے
تو نبی کا سامانِ دوش ہے
تو نبی کا میدانِ جوش ہے
تو نبی کا نغمہ سروش ہے
تو نبی کا قول و قرار ہے
تری ذات کا انتظار ہے

کوئی شخص ذکر سروش ہے
کوئی شخص گوہر فروش ہے
کوئی شخص طوفانِ جوش ہے
کوئی شخص میزانِ ہوش ہے
کوئی شخص خیمہ بدوش ہے
کوئی شخص بالکل خموش ہے
کوئی شخص خود طرح دار ہے
تری ذات کا انتظار ہے

کوئی شخص جانِ علیؑ بنا
کوئی شخص جانِ نبیؐ بنا
کوئی شخص جانِ وصی بنا
کوئی شخص جانِ ولی بنا
کوئی شخص جانِ خودی بنا
کوئی شخص لٹ کر سخی بنا
کوئی شخص دیں پر نثار ہے
تری ذات کا انتظار ہے

کوئی شخص عدوانِ جوش ہے
کوئی شخص عنوانِ ہوش ہے
کوئی شخص چشمانِ نوش ہے
کوئی شخص جانِ خموش ہے
کوئی شخص ارمانِ گوش ہے
کوئی شخص ایمانِ فروش ہے
کوئی شخص گوشۂ عار ہے
تری ذات کا انتظار ہے

کوئی حارثِ بوالہوس بنا
کوئی شعلۂ خارِ وخس بنا
کوئی گلستانِ قفس بنا
کوئی نغمہ ہائے جرس بنا
کوئی جذبہ ہائے ہوس بنا
کوئی خود نبیؐ کا نفس بنا
تو نبیؐ حق کا معیار ہے
تری ذات کا انتظار ہے

☆☆☆

برگدوں میں ملا سکون بہت
اس لیے تو قرار آیا ہے
ہم نے پرکھا شجر شجر جاذبؔ
برگ برگ بارہویں کا سایہ ہے

☆

ظلمتیں خندہ رہیں اب نہ زبوں حالوں پر
عدل کے شہر میں انصاف انہیں کرنا ہے
خون کے آئینے اب کتنے پراگندہ ہیں
تیز تلوار سے اب صاف انہیں کرنا ہے

☆

مولائے ازمنان بڑی دیر ہو گئی
یا صاحب الزمانؑ بڑی دیر ہو گئی
ہم لوگ کتنی عمر سے ہیں محوِ انتظار
آ جا نبیؐ کی جان بڑی دیر ہو گئی

☆

ہم قنوطی نہ کہیں بن جائیں
ایسا ناطہ کوئی جوڑا جائے
یا سیت چھائی ہے اعصابوں پر
ان حصاروں کو بھی توڑا جائے

☆

ہماری فکر ہے شاید ادھوری
ہماری آرزو کب ہوگی پوری
یہ حسرت ہے ولئِ عصر آئے
زمانے میں ابھی ہے لاشعوری

☆

اے عسکریؑ کے پھول بڑی دیر ہو گئی
یا قائمِ رسول بڑی دیر ہو گئی
اس عصرِ نو میں کتنی ضرورت ہے آپ کی
اے مخزنِ بتولؑ بڑی دیر ہو گئی

☆

سرورِ دین کا وصی تو ہے
جوہرِ تیغِ مُصطفیٰ تو ہے
عکسِ احمد علی حسینؑ و حسنؑ
دین کا آخری ولی تو ہے

☆

آسماں پر ابر اتراتا نہیں
ماہِ کامل نور برساتا نہیں
یا خدا میری بصارت تیز کر
چاند نرجسؑ کا نظر آتا نہیں

☆

جہاں ہو دھوپ کے نیزوں کی ہرانی بیکار
عریضِ دشت میں ایسا سفر تلاش کریں
حقیقی سائے میں لمحے قرار پا جائیں
رہِ حیات میں ایسا شجر تلاش کریں

شاخ سے پھول جو ٹوٹے تو خدا
پھر اسی شاخ کو مہکاتا ہے
غور سے شاخِ امامت دیکھو
پھول جائے تو پھول آتا ہے

☆

کتنی مدت سے ہوں میں یاس کی تاریکی میں
روشن اب قریہ آفاق بھی کچھ ہو جائے
ہجر کا زہر اتر آیا مری نس نس میں
مضمحل زہر کا تریاق بھی کچھ ہو جائے

☆

ہزاروں سرمئی کہسار ہیں دھندلکوں کے
کوئی ہو تیشہ انہیں پاش پاش کرنا ہے
بصارتوں کی ہمیں جوئے شیر دے مولا
دبیز کہر میں سورج تلاش کرنا ہے

☆

فرق دوری کا مٹایا جائے
پردہ چہرے سے ہٹایا جائے
لذتِ دید حجابوں میں کہاں
ہم کو دیدار کرایا جائے

☆

میں نے یہ کب کہا ہے مجھے چاند چاہیے
یہ کب کہا کہ روشنی دے کل جہان کی
بس اتنی آرزو ہے مرے خالقِ زماں
صورت نصیب کر دے امامِ زمان کی

☆

مہر تابندہ مزا لاتا نہیں
دھوپ ریزہ بھی مجھے بھاتا نہیں
چاندنی بے کار ہے بے سود ہے
ماہِ تاباں گر نظر آتا نہیں

☆

یہ کب کہا کہ قریۂ اشجار چاہیے
یہ کب کہا کہ سایہ ابرار چاہیے
بے نور وادیوں میں بھٹکتا ہوں دیر سے
اب تو امامِ عصر کا دیدار چاہیے

☆

نیرِ دیں کی روشنی تو ہے
عکسِ آئینہ علیؑ تو ہے
سارے معصوم ہیں مہکتے گلاب
سب گلابوں کی تازگی تو ہے

☆

سیاہیوں کا جگر پاش پاش کرنا ہے
نئی سحر کا ابھی راز فاش کرنا ہے
خدایا میری بصارت کو تابدار بنا
مہِ تمام کو میں نے تلاش کرنا ہے

☆

کب سے ہے دید کا صحرا تشنہ
ابرِ باراں کی گھٹا آ جائے
دنگ رہ جائیں زمانے والے
ایسے آؤ کہ مزا آ جائے

☆

جد بطحا میں تو ہی امجد ہے
سرحدِ دیں کی تو ہی سرحد ہے
چار سو سر پہ دھوپ عصیاں کی
اس زمانے میں تو ہی برگد ہے

☆

قدم قدم پر زمانے کی جارحیت ہے
خود اپنے شہر میں جینا بھی اک اذیت ہے
میں اس لیے بھی ہوں زندہ کوئی صدا گونجے
مرے امامِ زمانہ کی حاکمیت ہے

☆

فاصلے دوریوں کے کٹ جائیں
بے کراں راستے سمٹ جائیں
کیا مزا ہے کہ لم یزل کہہ دے
مہرِ شمس الضحیٰ پلٹ جائیں

☆

تمہاری گردنوں سے خون کتنا نچڑے گا
امامِ عصر کو اس سر زمیں پہ آنے دو
یہ دیکھ لیں گے کوئی کتنا متقی ہے یہاں
امامِ عصر کو تلوار تو چلانے دو

☆

خیال و فکر پر تاریکیاں مسلط ہیں
جدھر نگاہ کریں کچھ نظر نہیں آتا
مہکتی دودھیا کرنوں کو ہم ترستے ہیں
مہ تمام مگر بام پر نہیں آتا

☆

دودھیا رات ہے دھندلکے میں
جلوہ سب ماند ہوا جاتا ہے
رخِ قائم کی روشنی کے سبب
زرد رُو چاند ہوا جاتا ہے

☆

موجزن قلزم مودت ہے
بحر میں بادبانِ حجت ہے
دین میں گھس گئے سبھی بے دین
مہدیِ حق تری ضرورت ہے

☆

آلِ مرسل سے مودت کیجئے
یہ عمل بہرِ سعادت کیجئے
قائم آلِ نبیؐ کے منتظر
اپنے ہی مولا سے الفت کیجئے

☆

کچھ لوگ سفر آج پیادہ نہیں کرتے
طائر بھی خلاؤں کا اعادہ نہیں کرتے
کچھ نامۂ اعمال پہ ہوتی ہے عنایت
کچھ لوگ عبادت کا ارادہ نہیں کرتے

☆

جس میں تیرا ہی عکس منڈلائے
شیشۂ لاشریک دے مولا
اپنی آنکھیں مثالِ کاسہ ہیں
اپنے جلوؤں کی بھیک دے مولا

☆

کتنے پیمانے مودّت کے طلبگار ملے
کسقدر نشۂ اظہار میں سرشار ملے
لوگ ہوں جامِ بکف جھوم اُٹھیں مستی میں
آج اس رنگ میں میخانۂ دیدار ملے

رخِ امامِ زمانہ پسند کرتا ہوں
شہِ نجف کا ترانہ پسند کرتا ہوں
جہان بھر میں نگاہوں کی عاقبت کے لیے
علیؑ کا پاک گھرانہ پسند کرتا ہوں

☆

خدا کے نبی کا وصی عین حق ہے
حقیقت کا گانے لگا ہوں ترانہ
ملک قدسیوں نے دھمالیں ہیں ڈالیں
ہے جشنِ ظہور امامِؑ زمانہ

☆

پھول پر شبنم پڑے تو پھول مرجھاتا نہیں
اشکِ گریاں اس طرح چہروں کو سنولاتا نہیں
یا خدا اہلِ بصارت کو بصیرت کر عطا
دودھیا مہتاب آنکھوں کو نظر آتا نہیں

صبحِ خنداں روشنی کے ذائقے چکھنے لگی
شام اجلی چاندنی کی آرزو رکھنے لگی
ہیں صراطِ کہکشاں پر جس کے قدموں کے نشاں
کہکشاں اس منتظر کا راستہ تکنے لگی

☆

سجدے میں کسی طور خطائیں نہیں ہوتیں
مسجود ملائک سے جفائیں نہیں ہوتیں
جب گونجتی ہیں اللہ اکبر کی اذانیں
مومن کی نمازوں میں قضائیں نہیں ہوتیں

☆

اسلام کے پاکیزہ گھرانے کی دعا کر
دیدارِ محمدؐ کے زمانے کی دعا کر
کیوں ذہن پریشان ہے بے کیف ہیں نظریں
دل ہادیٔ امکان کے آنے کی دعا کر

قریہ قریہ ہیں غلامِ مصطفاؐ
کاش لے آتے نظامِ مصطفاؐ
مصطفاؐ کی آل ہے کیوں مضطرب
کاش کرتے احترامِ مصطفاؐ

☆

قوتِ جیدار پھر کام آئے گی
وقت کی سرکار پھر کام آئے گی
دھجیاں اُڑ جائیں گی بارود کی
حیدریؑ تلوار پھر کام آئے گی

☆

صبح آئے گی رات باقی ہے
ظلمتِ شب کی مات باقی ہے
منتقم مثلِ خورشید آ جا
ظلمتوں کی ممات باقی ہے

☆☆☆

اب بھی لات و منات باقی ہے
کافروں کی حیات باقی ہے
فخرِ محمود غزنوی آ جا
وقت کا سومنات باقی ہے

☆

انتظاری کی بات باقی ہے
جس قدر بھی حیات باقی ہے
ہجر کی پیاس چشمِ تیر انداز
آنسوؤں کی فرات باقی ہے

☆

تیرگی میں کوئی قرار نہیں
چاندنی شب بھی پائیدار نہیں
کاش لوٹ آئے قلبِ شمس و الضحا
نئی کرنوں کا اعتبار نہیں

☆

پھول کچھ شاخوں پہ لہرانے لگے
گو پرانے پھول مرجھانے لگے
چار سو بادِ بہاری رقص میں
جعفری گل پھر سے مہکانے لگے

☆

چاند محوِ سجود ہوتا ہے
روشنی کا ورود ہوتا ہے
تیرگی چاند سے نہ ہو جب ماند
رقصِ چرخِ کبود ہوتا ہے

☆

جس کے گیسو صورتِ والیل ہیں
جس کا جلوہ ہے محمدؐ کی طرح
مہدئ حق پیکرِ شمس الضحا
جس کا مطلع ہے محمدؐ کی طرح

☆

داورِ دین نبی ہیں جانِ حق
پاک مرسل کے وصی ہیں جانِ حق
حلم مہدیؑ ساکنانِ چرخِ دیں
خاورِ علمِ علیؑ ہیں جانِ حق

☆

ہونٹ پر موسیٰؑ کا ذکرِ طور ہے
آنکھ میں خیر الورا کا نور ہے
کفر زادے آج بھی مقہور ہیں
عارفِ حق آج بھی مسرور ہے

☆

ہر شخص کے ادراک میں ابجد نہیں ہوتی
ہر شخص کے جذبات کی سرحد نہیں ہوتی
گر علم نہ ہو پاس فقط ہو قد و قامت
وہ قد بھی حقیقت میں کوئی قد نہیں ہوتی

کوئی دن آئے ولایت کا زمانہ دیکھوں
صحنِ ہاشم میں اجالوں کا خزانہ دیکھوں
شب افروز میں مہکے تیرا چہرہ مہرہ
آئینہ خانے میں اِک آئینہ خانہ دیکھوں

☆

ہادیٔ حق میں تجھے حق کی حقیقت دیکھوں
چہرۂ دیں تجھے پندارِ شریعت دیکھوں
تو محمدؐ کا نواسہ تو محمدؐ کی طرح
مرسلِ دیں کی طرح تیری طریقت دیکھوں

☆

خوبرو آثار مرسل کی طرح
خوبرو سرکار مرسل کی طرح
جس کا چہرہ ہوبہو قرآن ہے
جس کا ہے دیدار مرسل کی طرح

☆

جس کے ہیں اطوار مرسل کی طرح
جس کا ہر کردار مرسل کی طرح
ہے عبادت اس کا چہرہ دیکھنا
جس کا ہے دیدار مرسل کی طرح

☆

جس کی ہے للکار مرسل کی طرح
جس کی ہے یلغار مرسل کی طرح
وقت کا حیدر امامِ منتقم
جس کی ہے تلوار مرسل کی طرح

☆

جس کی ہے گفتار مرسل کی طرح
جس کے ہیں افکار مرسل کی طرح
عسکری کا لال ہے محوِ خرام
جس کی ہے رفتارِ مرسل کی طرح

☆

جس کا ہے انکار مرسل کی طرح
جس کا ہے اقرار مرسل کی طرح
اس کے لب پر ہے نبیؐ کا تذکرہ
جس کا ہے اظہار مرسل کی طرح

☆

جس کی آنکھوں سے ملا نورِ بقا
جس کے لب پر مرسلِ حق کی دعا
قوتِ بازوِ شہِ مردانِ حق
جس کے ہاتھوں میں ہے موسیٰ کا عصا

☆

اے کاش کہ تقدیر بدل جائے تو اچھا
دل میرا مچلتا ہے مچل جائے تو اچھا
مہتاب کے چہرے پہ اندھیرا نہیں ہوتا
مہتاب اندھیروں کو مسل جائے تو اچھا

☆

تجھے دل کے قالب میں ڈھلنا پڑے گا
فلک کا ٹھکانہ بدلنا پڑے گا
فرشتے محبت سے کب آشنا ہیں
تجھے راہِ الفت پہ چلنا پڑے گا

☆

سسکتی روشنی لرزاں ملی ہے پلکوں پر
ہوئی ہیں مدتیں سانسیں بھی ارتعاش میں ہیں
تو کیسا چاند ہے مہکا نہیں ہے گردوں پر
ہوئی ہے عمر اجالے تری تلاش میں ہیں

☆

اذیتوں کے سفر میں کٹھن اذیت ہے
قدم قدم پہ جفاؤں کی جارحیت ہے
تمہاری آگہی کی چھاؤں ہے قدم بہ قدم
سلگتی دھوپ میں بھی راہِ سالمیت ہے

☆

شرط ہے سامنے ہو پاک نبیؐ

پھر سلام و درود ہوتا ہے

خوشبوئیں پھر کہیں مہکتی ہیں

پہلے گل کا وجود ہوتا ہے

☆

کچھ تو انگور کی تلچھٹ کو سدا پیتے ہیں

کچھ خرابات کو ہر صبح و مسا پیتے ہیں

جا کے میخوارِ خرابات کو بتلائے کوئی

بارہویں ہاتھ سے ہم جام وِلا پیتے ہیں

☆

ہم ان کے نورِ ہدایت کو جلا کہتے ہیں

ہم ان کی ذات کو بھی رمزِ بقا کہتے ہیں

ہم ان کے آنے کی ہر وقت دُعائیں مانگیں

نام آئے تو سبھی صلے اعلیٰ کہتے ہیں

ہے اضطراب دل بے قرار ہے رہ میں
ہے انتظار کوئی انتظار ہے رہ میں
تیرے یقین پہ گرد و غبار ہے کتنا
ہماری جستجو مثلِ غبار ہے رہ میں

☆

اے پست ذہن، ذہن کی پستی کو چھوڑ دے
بدمست اب تو دامنِ مستی کو چھوڑ دے
اک دن میرا امامِ زمانہ بھی آئے گا
اب دین میں مفاد پرستی کو چھوڑ دے

☆

یا شانۂ حضورؐ سے کاکل سنوار لے
یا غازۂ شعور سے چہرہ نکھار لے
افلاک پر تو نورِ امامت کی ہے پھبن
صدقے میں کہکشاں کے ستارے اتار لے

اب آرزو تری ہے کہ جائے بہشت میں
تیری عقیدتیں تو رہیں خار و خشت میں
گلزار عسکری کی طرف ہیں مرے قدم
میں جا رہا ہوں گلشنِ عنبر سرشت میں

☆

بادِ بہار ہے مرے ایماں کی کشت میں
مدحت کا رنگ آیا ہے میری نوشت میں
ایوانِ عسکری کے علومِ رسولؐ سے
تبدیلیاں ہیں میرے قلم کی سرشت میں

☆

اک لمحہ ایسا بھی تجھے بحرِ خدا ملے
نظروں کو کیف ذہن کو فکرِ رسا ملے
مہدیؑ کی آرزو میں فلک پر گزار دی
عیسیٰؑ کی آرزو تھی اسے مقتدا ملے

دیارِ چشم پہ تاریکیاں مسلط ہیں
جدھر نگاہ کریں کچھ نظر نہیں آتا
مہکتی دودھیا کرنوں کو ہم ترستے ہیں
مہِ تمام مگر بام پر نہیں آتا

☆

شعور ہو تو ہر اِک گفتگو شعوری ہے
اگر فلک ہو تو شمسِ فلک ضروری ہے
یہ اور بات بہت دیر ہو گئی جاذب
نئی سحر کے سویرے میں جی حضوری ہے

☆

سناؤ مژدہ کہ جانِ حجاز آئے ہیں
نفاذِ دیں کے لیے چارہ ساز آئے ہیں
بتائے کوئی پتہ آستانِ قائم کا
ہم اپنی لے کے جبینِ نیاز آئے ہیں

تمہارے ذہن پر مہلک ترین فالج ہے
مرا امامِ زمانہ فقط معالج ہے
امامِ عصر کا تجھ کو اگر شعور نہیں
تمہاری تربیت کا جانے کیسا کالج ہے

☆

مطاہرین کا جو حق شناس ہوتا ہے
اسی کو اہلِ مودّت کا پاس ہوتا ہے
جسے شعورِ امامِ زماں ذرا بھی نہ ہو
بغیر پیندے کے جیسے گلاس ہوتا ہے

☆

ادھورے خواب میں دیکھو کہیں نہیں تنویر
قدم قدم پہ نمایاں ہے ظلمتِ تعبیر
ہر ایک سمت ستم ہر طرف ہے جور و جفا
ہمارے دور میں آنے کی کیجئے تدبیر

☆

ہماری فکر میں ہیں ضوفشان بدر و حنین
ہمارے پاس کہاں حرب و شنہ و شمشیر
دل و نگاہ کے پنڈال سج گئے لیکن
نبیؐ کے دین میں بے دینیوں کے ہیں نخچر

☆

ابور یاس جو پھیلائے چھٹنے والا ہے
ہمارا فاصلہ دوری کا کٹنے والا ہے
مرے امامؑ زمانہ کی آمد آمد ہے
حجابِ غیبتِ کبریٰ بھی ہٹنے والا ہے

☆

سیاہیوں کی کڑی رات کٹنے والی ہے
سحر کے ہاتھ سے کایا پلٹنے والی ہے
سفر ہے جاری اگر انتظار قائمؑ کا
تو سنگِ یاس کی دیوار چھٹنے والی ہے

☆

تمہارے دل میں کوئی بھر بھری کدورت ہے
ہمارے دل میں تو میخانۂ مودّت ہے
دلوں کے سامرہ کا تخت کس لیے خالی
ہے جستجو کہ کہاں تاجدارِ غیبت ہے

☆

قیاس و یاس کی پرچھائیوں میں لذت ہے
جہاں میں پھیلا ہوا آسمانِ وحدت ہے
ہزاروں مقتدی ہیں منتظر زمانے میں
سوال یہ ہے کہاں پیکرِ امامت ہے

☆

تو بنے طائر سرخاب بہت مشکل ہے
ہو ہرا جنگلِ بے آب بہت مشکل ہے
قائمِ حضرت مرسل کا جو عارف ہی نہیں
خلد کا دیکھ لے وہ خواب بہت مشکل ہے

تو بنے شارحِ قرآن بہت مشکل ہے
ہوں سلامت ترے اوسان بہت مشکل ہے
قائمِ آلِ کسا پر جو یقیں تیرا نہیں
ہو سلامت ترا ایمان بہت مشکل ہے

☆

ہو تری خلقتِ بے عیب بہت مشکل ہے
تو بنے مرسلِ لاریب بہت مشکل ہے
غیب کا علم تو ہے عارفِ واحد کو فقط
تو بنے عارفِ الغیب بہت مشکل ہے

☆

تسلیم ہے یہ میری نگاہوں سے ہوا اوجھل
دے دینِ رسالت کی بشارت ہمیں پل پل
منزل سے رہے دور حدِ عقل سے آگے
مشکل جو پڑے سر پہ تو مشکل کو کرے حل

نبیؑ خدا کا عمل صالحانہ
حقیقت کا گانے لگا ہوں ترانہ
ملک قدسیوں نے بھی ڈالیں دھمالیں
ہے جشنِ ظہورِ امامِ زمانہ

☆

اپنے ہونٹوں پہ دُعائے ربِ باری آئے
صحنِ کعبہ میں محمدؐ کا حواری آئے
ان کے دامن سے لپٹ جائیں گے مثلِ خوشبو
درِ کعبہ پہ جو قائم کی سواری آئے

☆

رخِ قائم سے ہٹائے کوئی رہبر پردہ
رخِ افلاک سے ہٹ جائے گا لاغر پردہ
ملک و جن و بشر مقتدی عیسیٰؑ دیکھوں
جلوۂ حسنِ امامت ہے کوئی در پردہ

☆

آسمانوں پہ ماہ پارا ہے
چاندنی شب کو بھی نکھارا ہے
بام پر ماہِ عسکریؑ کے سبب
رازِ پنہاں تو آشکارا ہے

☆

جو سیاہ کار اندھیروں کا پجاری ہو گا
مرے مولاؑ کی وہ تائید سے عاری ہو گا
عارفِ حق کو جو پہچان لے اس کے تن پر
بے یقینی کا کوئی زخم نہ کاری ہو گا

☆

گلشنِ حق کا نہ گر تو گلِ تازہ ہو گا
پھر ترے رخ پہ ریا کاری کا غازہ ہو گا
گر زمانے میں قیاسوں کا کرے گا چرچا
وہ تری فکر کا مقہور جنازہ ہو گا

☆

جس کے چہرے پہ تعصب کا پسینہ ہو گا
اس عقیدت کا نہ غرقاب سفینہ ہو گا
جس سفینے کو سنبھالیں گے امامِ دوراں
اس کو لہروں سے نپٹنے کا قرینہ ہو گا

☆

جب مرے ہادیٔ دوراں کا زمانہ ہو گا
گنگ ہونٹوں پہ ولایت کا ترانہ ہو گا
جامِ دیدار پلائیں گے جسے پیرِ مغاں
ایسے میخوار کا جنت میں ٹھکانہ ہوگا

☆

جو ہمیں صاحبِ اقدار نظر آتے ہیں
کب ہمیں دین کی دستار نظر آتے ہیں
فخرِ یوسف تو محمدؐ کا وصی ہے لیکن
لوگ یوسف کے خریدار نظر آتے ہیں

☆

مجھ کو نہ تیرہ رات کی ظلمات چاہیے
مجھ کو نہ قصرِ دیر کی سوغات چاہیے
میں چودھویں کے چاند کا کب سے ہوں منتظر
سائل ہوں بحرِ نور کی خیرات چاہیے

☆

سراجِ حق کا دمکتا پیام آتا ہے
بھرے جہان میں روشن نظام آتا ہے
شبِ سیاہ کی تاریکیا ں نہ ہوں رقصاں
شہ فلک کی طرح اب امامؑ آتا ہے

☆

خم کدے کی ہے جو باقی وہی باقی آئے
موج مستی کے لیے اب نہ نفاقی آئے
کوئی میخوارِ ولایت نہ ہو پیاسہ جاذبؔ
یوں مرا پیرِ مغاں یوں مرا ساقی آئے

☆

فانی دنیا سے نہ دولت نہ امارت چاہوں
چشمِ دنیا میں کسی طور نہ رفعت چاہوں
کچھ بھروسہ ہی نہیں اُڑتی ہوئی سانسوں کا
موت سے پہلے ترے رخ کی زیارت چاہوں

☆

آئینہ خانے میں عکس نور بھی ملتا نہیں
تیرے چہرے کا جمالِ طور بھی ملتا نہیں
پردے پردے میں تو دَر پردہ ہے غَیبت کا گماں
پردۂ غیبت یہاں سے دور بھی ملتا نہیں

☆

سامرہ کی باس گلشن نے ہے مہکائی ہوئی
بادِ طیبہ نے مہکتی راہ اپنائی ہوئی
دیر اتنی ہو گئی ہم بے یقیں ہونے لگے
بات کب رکتی ہے جاذبؔ ہونٹ پر آئی ہوئی

ہم شب زدہ ہیں نورِ سحر کی سعی کریں
فکر و عمل سے تیرہ شبی کی نفی کریں
اب ہو رخِ امامِ زمانہ کی سمت رخ
اربابِ ظلم و جور سے ہم بے رخی کریں

☆

صفِ نماز میں عیسیٰ بھی اک نمازی ہے
سر زمین بھی تقریب سرفرازی ہے
مصاحبین کا اعزاز بخش دیں مولا
مرے امام کی یہ بھی کرشمہ سازی ہے

☆

اب نہ اپنی پگڑیوں کو خود اچھالا جائے گا
غیر کے قالب میں سوچوں کو نہ ڈھالا جائے گا
اپنی ہی چھاؤں کو گر محفوظ رکھنا ہے ہمیں
پہلے گرنے والے پیڑوں کو سنبھالا جائے گا

☆

ذہن سے فکری غلاظت کو نکالا جائے گا
ابرِ نفرت ہے جو سر پر اس کو ٹالا جائے گا
سانپ بہتر ہیں صباؤں میں پٹاری میں رہیں
آستینوں میں نہ اب سانپوں کو پالا جائے گا

☆

ہم لوگ گر امامِ زمانہ شناس ہوں
رنج و الم جہاں کے کہاں آس پاس ہوں
تیرے دل و نگاہ میں قائم شعور ہو
کیسے خطا جہان میں ہوش و حواس ہوں

☆

جو مقتدا کا قیام و رکوع ہو جائے
نظامِ شرع امامت شروع ہو جائے
ہر ایک ذہن سے تاریکیاں سمٹ جائیں
سراجِ کعبۂ حق کا طلوع ہو جائے

☆

جب اپنے سینے میں ہر سانس تنگ ہوتی ہے
کسی کے آنے کی دل میں امنگ ہوتی ہے
امامؑ آئیں گے سر کوبیِ ستم کے لیے
ستم گروں سے امامت کی جنگ ہوتی ہے

☆

فرق دوری کا مٹایا جائے
جام قربت کا پلایا جائے
لذتِ دید حجابوں میں کہاں
پہلے پردہ تو ہٹایا جائے

☆

تیرگی میں ظلمتِ توقیر ہے
روشنی میں قوتِ تسخیر ہے
دودھیا مہتاب ہوگا ضو فگن
ہر زباں پر نالۂ شبگیر ہے

☆

ذوالفقارِ حیدریؑ ہے چارہ گر
ساتھ ہو مقداد و قنبر کا ہنر
اب کھلی رکھیں گے آنکھیں دیر تک
کاش آئیں قائمِ خیرالبشرؐ

☆

ہر طرف افواج روِ ظلم و شر
چاروں جانب جس طرف اُٹھے نظر
نعرۂ تکبیر کی جب گونج ہو
کوئی بھی لشکر نہ ٹھہرے گا ادھر

☆

کچھ پرانے پھول مرجھانے لگے
کچھ نئی شاخوں پہ گل آنے لگے
چار سو باد بہاری مضطرب
شبنمی گل آگ برسانے لگے

☆

چاندنی شب بھی پائیدار نہیں
مہ و نجوم ہوں معدوم اعتبار نہیں
جمالِ شمس و الضحیٰ اب تری ضرورت ہے
دمکتے مہر میں بھی اب کوئی قرار نہیں

☆

دھوپ کا چہرہ ذرا بھاتا نہیں
مہرِ سوزاں بھی سکوں لاتا نہیں
چاند ہو گر بادلوں کے درمیاں
چاندنی میں بھی مزہ آتا نہیں

☆

آئینہ جیسے کسی کو زنگ دکھلاتا نہیں
چاند دزدیدہ نظر میں عکس مہکاتا نہیں
یا خدا ہر آنکھ کو اہلِ کساء کا نور دے
ماہِ تاباں کو دمکتا ہے نظر آتا نہیں

☆

یہ غلط ہے پھول اپنے رنگ پھیلاتا نہیں
کور دیدہ آنکھ کو کچھ بھی نظر آتا نہیں
یا خدا بوئے مودّت سے مجھے سرشار کر
پھول نرجس کا مری نظروں کو مہکاتا نہیں

☆

کوئی دن آئے ولایت کا زمانہ دیکھ لوں
آئینہ خانے میں بھی آئینہ خانہ دیکھ لوں
آئینہ خانے میں یوں عکاس ہو چہرہ ترا
آنکھ کے طیبہ میں جلووں کا خزانہ دیکھ لوں

☆

لا مکاں کی مثل تیرا بھی پتہ ملتا نہیں
گنبدِ بے در کا کوئی راستہ ملتا نہیں
تو مری سوچوں کی شہ رگ کے قریں رہنے لگا
تجھ کو پانے کا کوئی بھی سلسلہ ملتا نہیں

قائمِ منتظر ہم تیرے منتظر
فاصلوں کو گھٹا آ بھی جا آ بھی جا
پسپا کرنی ہے قوتِ باطل
ذوالفقارِ علی ولی آجا